# معاشرتی علوم

## ضلع نوشہرو فیروز

## تیسری جماعت کے لیے

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو

# معاشرتی علوم

## ضلع نوشہرو فیروز

## تیسری جماعت کے لیے

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو

طبع کنندہ:

اعظم سنز، کراچی

تیار کردہ: سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ بہ تعاون آغا خان یونیورسٹی، انسٹی ٹیوٹ فار ایجوکیشنل ڈویلپمنٹ، کراچی

منظور کردہ: وفاقی وزارت تعلیم (شعبۂ نصاب) اسلام آباد بطور واحد درسی کتاب برائے مدارس ضلع نوشہرو فیروز۔

قومی کمیٹی برائے جائزہ کتب نصاب کی تصحیح شدہ۔

نگرانِ اعلیٰ: پروفیسر عبدالسلام خواجہ
چیئرمین سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ

کوآرڈینیٹر: روشن علی ڈہراج

مصنف: ڈاکٹر غلام قادر سومرو

مترجم: پروفیسر کوثر اقبال ● محمد ناظم علی خان مانکوی

ادارت و نگرانی: قائم الدین بلال ● علی محمد ساہڑ ● غلام محی الدین بلیدی

السٹریشنز: علی عباس ● ساجدہ یوسف

لے آؤٹ، کمپیوٹر گرافکس: اقبال راہی

مطبوعہ: ایم پریس کراچی

# فہرست مضامین

# پیش لفظ

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ ایک ایسا تعلیمی ادارہ ہے جس کا فریضہ درسی کتب کی تیاری و اشاعت ہے۔ اس کا اولین مقصد ایسی درسی کتابوں کی تیاری و فراہمی ہے جو نسل نو کو شعور و آگہی اور ایسی صلاحیت بخشیں جن کے ذریعے وہ اسلام کی آفاقی نظریات، بھائی چارے، اسلاف کے کارناموں اور اپنے ثقافتی ورثہ و روایات کی پاسداری کرتے ہوئے دورِ جدید کے نت نئے سائنسی، تکنیکی اور معاشرتی تقاضوں کا مقابلہ کرکے کامیاب زندگی گزار سکیں۔

اس اعلیٰ مقصد کی تکمیل کی غرض سے اہلِ علم، ماہرین مضامین، مدرسین کرام اور مخلص احباب کی ایک ٹیم ہر سمت سے حاصل ہونے والی تجاویز کی روشنی میں درسی کتب کے معیار، جائزے اور اُن کی اصلاح کے لیے ہمارے ساتھ پیہم مصروفِ عمل ہے۔

ہمارے ماہرین اور اشاعتی عملے کے لیے اپنے مطلوبہ مقاصد کا حصول اسی صورت میں ممکن ہے کہ ان کتب سے اساتذہ کرام اور طلبہ و طالبات کماحقہ استفادہ کریں۔ علاوہ ازیں ان کی تجاویز آراء ان کتب کے معیار کو مزید بہتر بنانے میں ہمارے لیے مدد و معاون ثابت ہوں گی۔

پروفیسر عبدالسلام خواجہ
چیئرمین
سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پہلا باب

# نقشے کے بارے میں جاننا

## نقشہ کیا ہے؟

نقشہ ایک خاص قسم کا خاکہ یا ڈرائنگ ہے جو چیزوں کی اوپری سطح کو دکھاتا ہے۔ نقشے میں چیزیں ہمیں ایسے نظر آتی ہیں جیسے ہم ان پر کھڑے ہو کر اوپر سے دیکھ رہے ہوں۔ شکل 1.1 کو دیکھیے یہ ایک کمرۂ جماعت کی تصویر ہے اور شکل 1.2 ایک کمرۂ جماعت کا نقشہ ہے۔ نقشہ تصویر سے کس طرح مختلف ہوتا ہے؟

شکل نمبر 1.1 ایک کمرہ جماعت کی تصویر
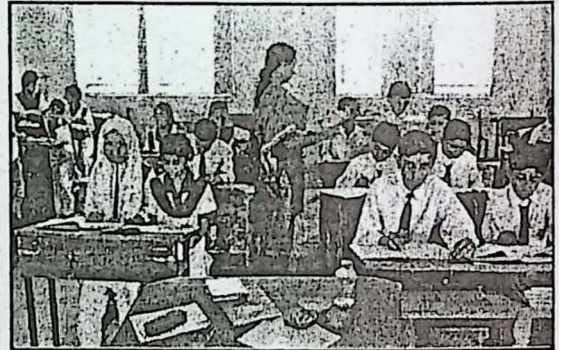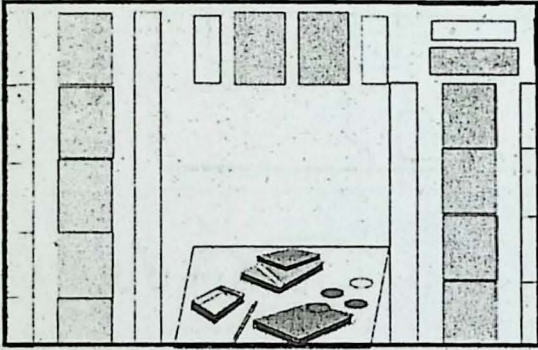
شکل نمبر 1.2 ایک کمرہ جماعت کا نقشہ

ایک تصویر چیزوں کو بالکل اسی طرح دکھاتی ہے جیسی وہ ہوتیں ہیں۔ جب کہ نقشہ چیزوں کی صرف اوپری سطح کو دکھاتا ہے۔
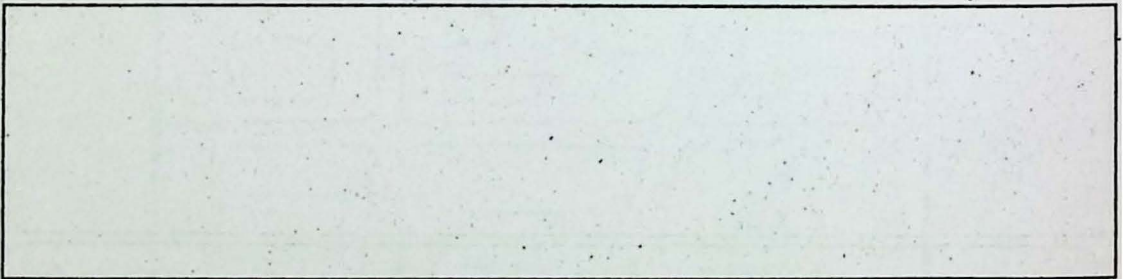
استاد کو چاہیے کہ وہ طلبہ کو روزانہ صرف ایک تصور (ذیلی عنوان) کے بارے میں سمجھائے اور مزید سکھانے سے پہلے دیگر مثالوں کے ذریعے اس تصور کو واضح کرے۔

# نقشہ محلِ وقوع بتاتا ہے

آج سلمیٰ کا اسکول میں پہلا دن ہے۔اس کی استانی نے اسے سمجھانے کے لیے کمرۂ جماعت کا نقشہ بنایا۔ نقشے سے سلمیٰ سمجھ گئی کہ کمرہ جماعت میں کون سی چیز کہاں تلاش کی جائے۔نقشہ ہمیں بتاتا ہے کہ چیزیں کہاں ہیں۔
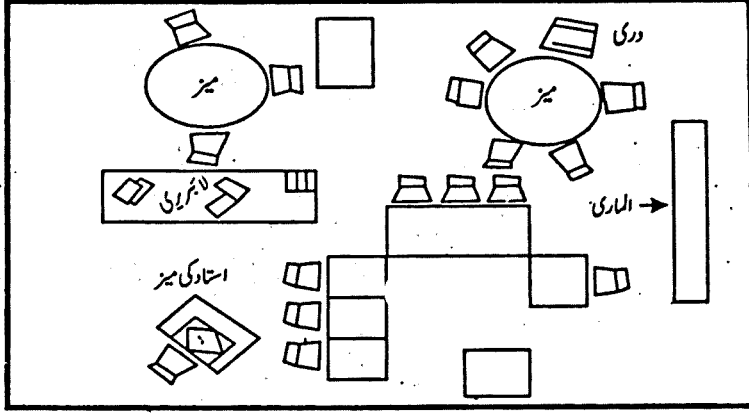
سلمیٰ کے کمرۂ جماعت کا نقشہ

سرگرمی : دی گئی خالی جگہ میں اپنے کمرۂ جماعت کا نقشہ بنائیے۔ اپنی ڈیسک کا رنگ سرخ کیجیے اور اس پر اپنا نام لکھیے۔
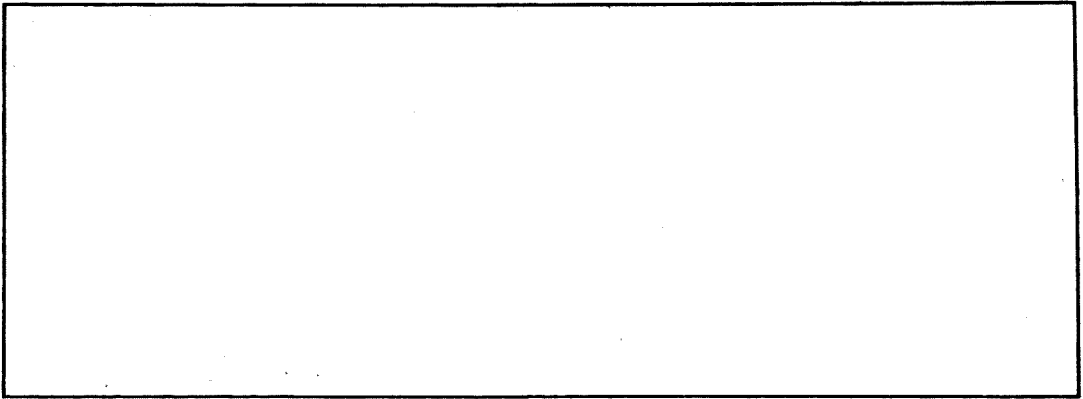
استاد کو چاہیے کہ طلبہ کو نقشے پر چیزوں کے مقام سمجھانے کے لیے ان سے معلوم کرے کہ ان کے دائیں بائیں اور آگے پیچھے کون بیٹھا ہے۔طلبہ سے کمرۂ جماعت کا نقشہ بنوانے سے پہلے وہ خود تختہ سیاہ پر نقشہ بنائے اور ایک ایک طالب علم کو بلا کر نقشے پر اس کی ڈیسک اور کمرۂ جماعت کی دوسری چیزوں کی نشاندہی کرنے کو کہے۔

## نقشہ جسامت بتاتا ہے

آپ نے جب کمرۂ جماعت کا نقشہ بنایا تو کیا کیا؟ آپ نے ہر چیز کو اپنے کاغذ کی لمبائی چوڑائی یعنی جسامت کے مطابق چھوٹا کر دیا۔ نقشے میں چیزوں کو ان کی اصل جسامت سے چھوٹا کر کے دکھایا جاتا ہے۔ اگر چیزوں کو ان کی اصل جسامت میں دکھایا جائے تو نقشہ بنانا ناممکن ہو جائے گا۔ نقشہ ہمیں بتاتا ہے کہ چیزوں کو کتنا چھوٹا کر کے دکھایا گیا ہے تاکہ ہم اس کی اصل جسامت جان سکیں۔

## نقشے میں علامات استعمال کی جاتی ہیں۔

شکل 1.3 کو دیکھیے۔ یہ شہر کے ایک علاقے کی تصویر ہے۔ یہ تصویر شہر کے ایک علاقے کے درختوں، گلیوں اور عمارتوں کو دکھا رہی ہے۔ اب شکل 1.4 کو دیکھیے۔ یہ شہر کے ایک علاقے کا نقشہ ہے۔ نقشے میں عمارتوں اور درختوں کی جگہ خاص قسم کے نشانات دکھائے گئے ہیں۔ یہ نشانات علامات کہلاتے ہیں۔ ان علامات کی مدد سے نقشے میں اصل چیزیں دکھائی جاتی ہیں۔

شکل نمبر 1.3 شہر کے ایک علاقے کی تصویر
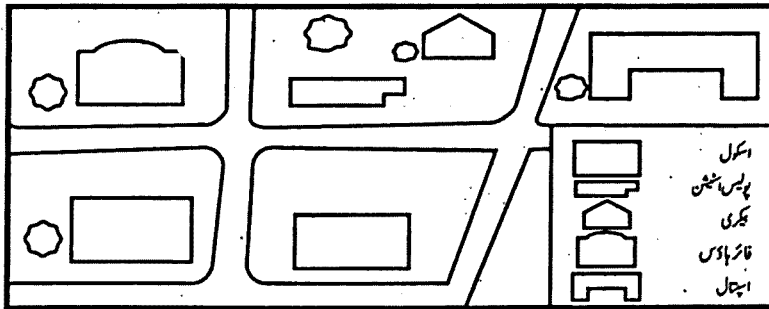


شکل نمبر 1.4 شہر کے ایک علاقے کا نقشہ

نقشے میں قدرتی نظاروں کے لیے درج ذیل علامتیں ہوتی ہیں۔



نقشے میں انسان کی بنائی ہوئی چیزوں کے لیے درج ذیل علامتیں ہوتی ہیں۔



شکل 1.4 کو دیکھیے، نیچے خانے میں عمارتوں کے نام اور ان کے لیے نقشے میں استعمال ہونے والی علامات دی گئی ہیں۔ آپ عمارت کی علامت سے اس کے نام تک ایک خط کھینچیے۔

## نقشے میں اشارات استعمال ہوتے ہیں

ہر نقشے کے نیچے ایک فہرست دی جاتی ہے، جس طرح آپ نے مندرجہ بالا سرگرمی میں دی ہے۔ اس فہرست کو "اشارہ یا کلید" کہا جاتا ہے۔ اس کی مدد سے نقشے میں استعمال ہونے والی علامات کو پہچاننے میں مدد ملتی ہے۔ اس فہرست میں دیے گئے اشارات کو اچھی طرح سمجھ لینا ضروری ہے۔ یہ اشارات نقشے میں استعمال کی گئی علامات کے بارے میں ہیں جن کی مدد سے نقشہ سمجھنے میں آسانی ہو جاتی ہے۔

دیے ہوئے نقشے کے اشارات یا کلید کی مدد سے مختلف چیزیں دکھانے کے لیے علامات استعمال کیجیے۔ آپ کی آسانی کے لیے ایک اشارہ استعمال کیا گیا ہے۔
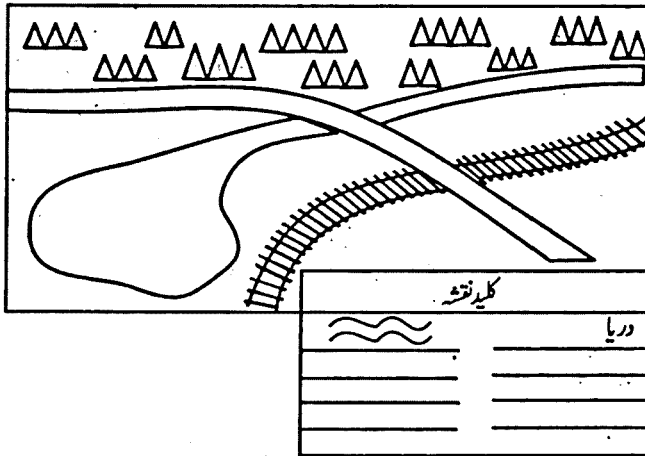
سمت نما

## نقشہ سمتیں بتاتا ہے

نقشہ پڑھنے میں آسانی کے لیے نقشہ نویس/کارٹوگرافر (نقشہ بنانے والے) سمتیں بھی بتاتے ہیں۔ نقشے کے ایک کونے میں ایک مخصوص نشان ہوتا ہے۔ اس نشان کو "سمت نما" کہتے ہیں۔ یہ شمال، جنوب، مشرق اور مغرب کی سمتوں کو ظاہر کرتا ہے۔

پہاڑ
شمال
مغرب
مشرق
جنوب
جھیل
اسنیک شاپ
پارک
کار پارکنگ
کھیل کود کی جگہ
داخل ہونے کی جگہ
جنگلات
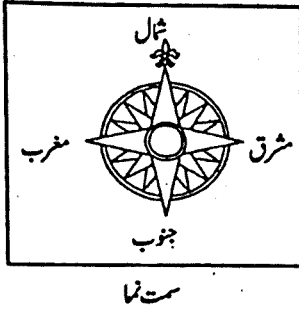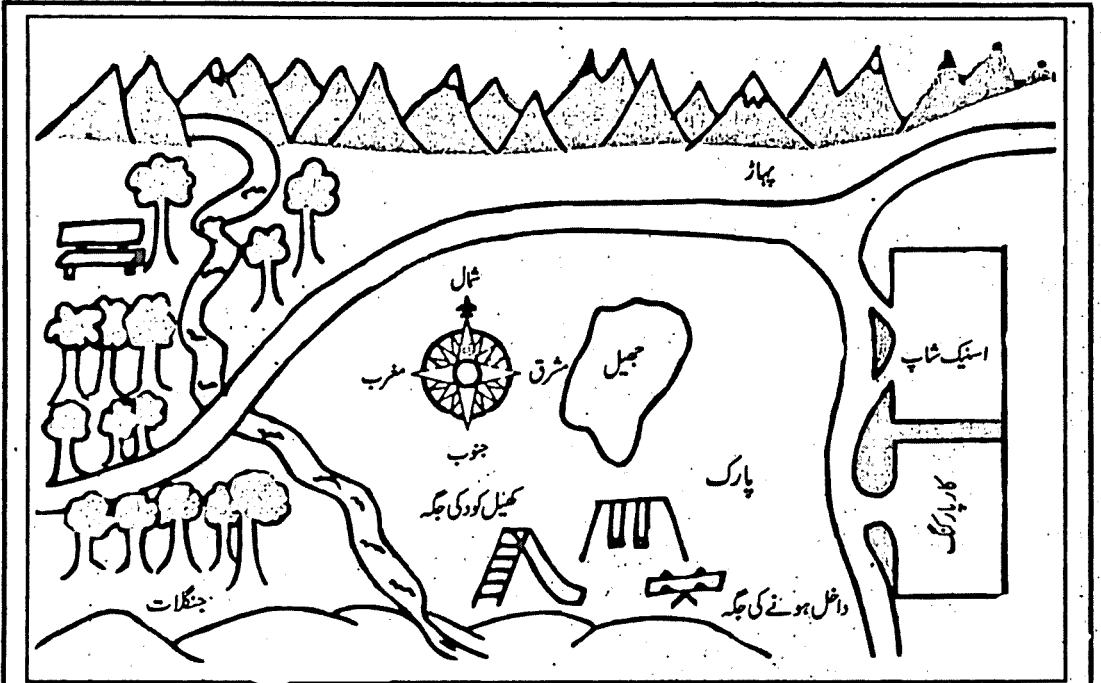
اوپر دیے ہوئے نقشے کو دیکھیے اور نیچے ہر جملہ مکمل کرنے کے لیے لفظ "شمال، جنوب، مشرق یا مغرب" لکھیے۔

1- جنگلات پارک کے ـــــــ کی طرف ہیں۔ 3- اسنیک شاپ پارک کے ـــــــ کی طرف ہے۔

2- کھیل کا علاقہ پارک کے ـــــــ کی طرف ہے۔ 4- پارک کے ـــــــ کی طرف پہاڑ ہیں۔

"سمت نما" کو استعمال کرتے ہوئے کمرۂ جماعت کی اہم سمتوں کو شناخت کیجیے۔ ایک بڑے کاغذ پر چار اہم سمتیں شمال، جنوب، مشرق اور مغرب لکھیے اور اس کو کمرۂ جماعت کی دیوار پر آویزاں کیجیے۔ طلبہ کو ہدایت کیجیے کہ وہ کھڑے ہو کر اپنا چہرہ مشرق، مغرب وغیرہ کی جانب گھمائیں۔
بیٹھے ہوئے مختلف طلبہ سے معلوم کیجیے کہ ان کے شمال، جنوب، مشرق یا مغرب میں کون بیٹھا ہے۔

## نقشہ فاصلہ بتاتا ہے

جب ہم نقشہ دیکھتے ہیں تو ہمیں اس میں کچھ چیزیں قریب اور کچھ دور نظر آتی ہیں۔ نیچے دی گئی شکل نمبر 1.5 میں نقشے کو دیکھیے کہ کون سی چیزیں جھولے کے نزدیک ہیں؟ کون سی چیزیں ہوٹل کے قریب ہیں؟
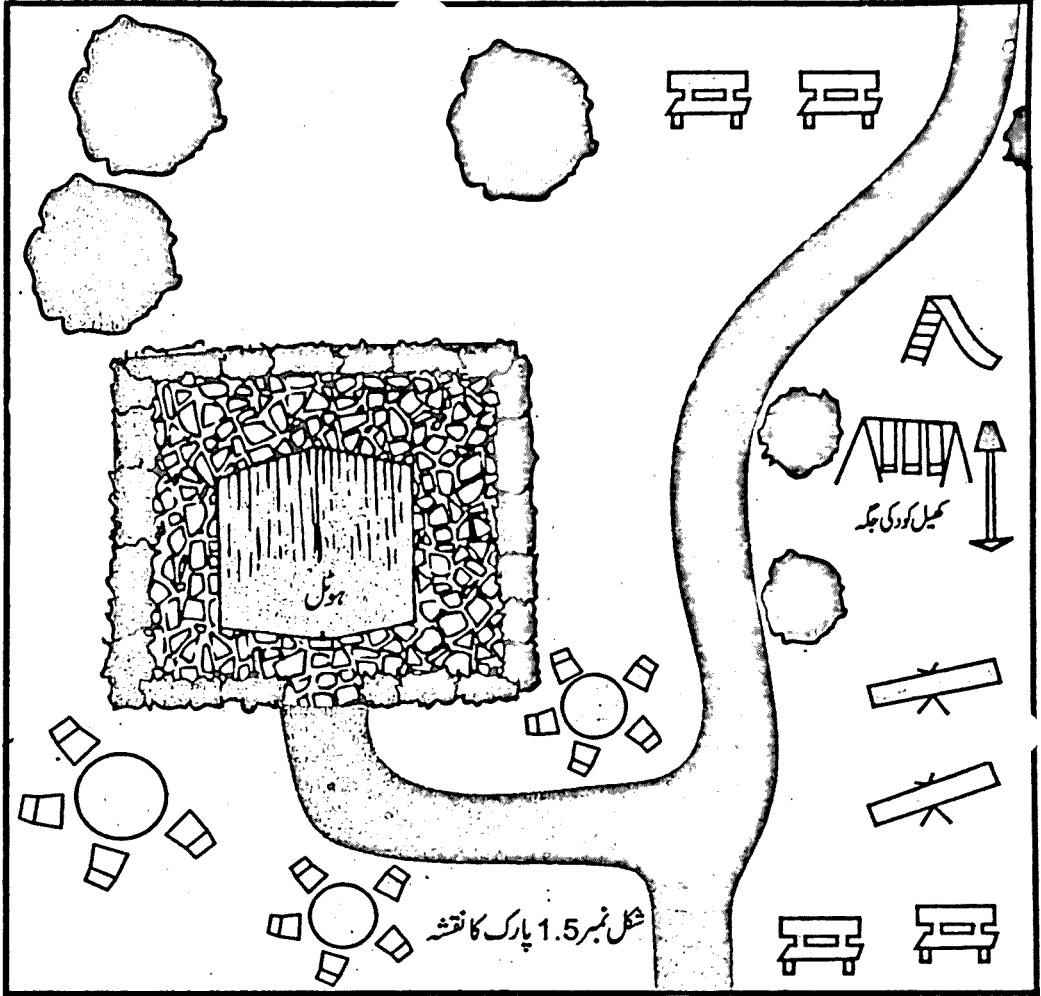
شکل نمبر 1.5 پارک کا نقشہ

## نقشہ حدود بتاتا ہے

نقشے میں دو مقامات کو جدا کرنے والے خط یعنی لکیر کو "حد" کہتے ہیں۔ ہم اپنے گھروں کی حد بندی کے لیے دیواریں استعمال کرتے ہیں۔ حد بندیاں بہت سی قسم کی ہو سکتی ہیں۔

اس تصویر میں گھروں کی حد بندیاں دکھائی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ حد بندیاں اور کس طرح ہوسکتی ہیں؟ نقشے میں حد موٹی لکیر یا نقطے دار خط کے ذریعے دکھائی جاتی ہے۔
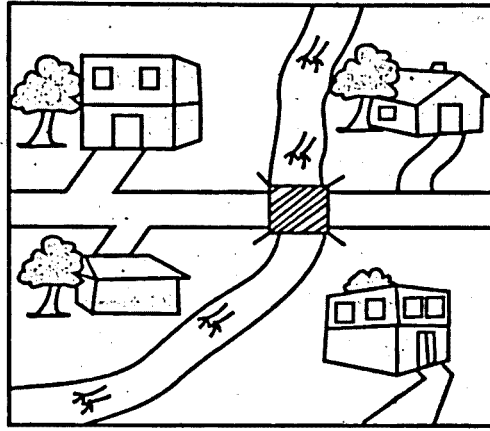
شکل نمبر 1.6 تصویر میں حد بندیاں
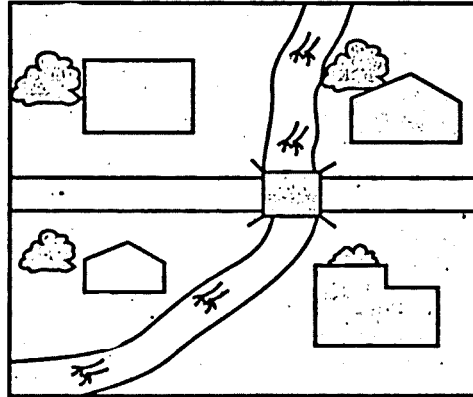
شکل نمبر 1.7 نقشے میں حد بندیاں

## نقشے کی اہمیت

ابھی ہم نے نقشے کے بارے یں پڑھا ہے۔ نقشہ کیوں اہم ہوتا ہے؟ نقشہ اس یے اہم ہوتا ہے کہ نقشہ مقامات کو معلوم کرنے، مقامات تک پہنچنے اور مقامات کے بارے میں معلومات حاصل کرنے میں ہماری مدد کرتا ہے۔

# مشق

نوشہرو فیروز ضلع کے نقشے پر نقشہ بنانے کی مہارتوں کا استعمال۔
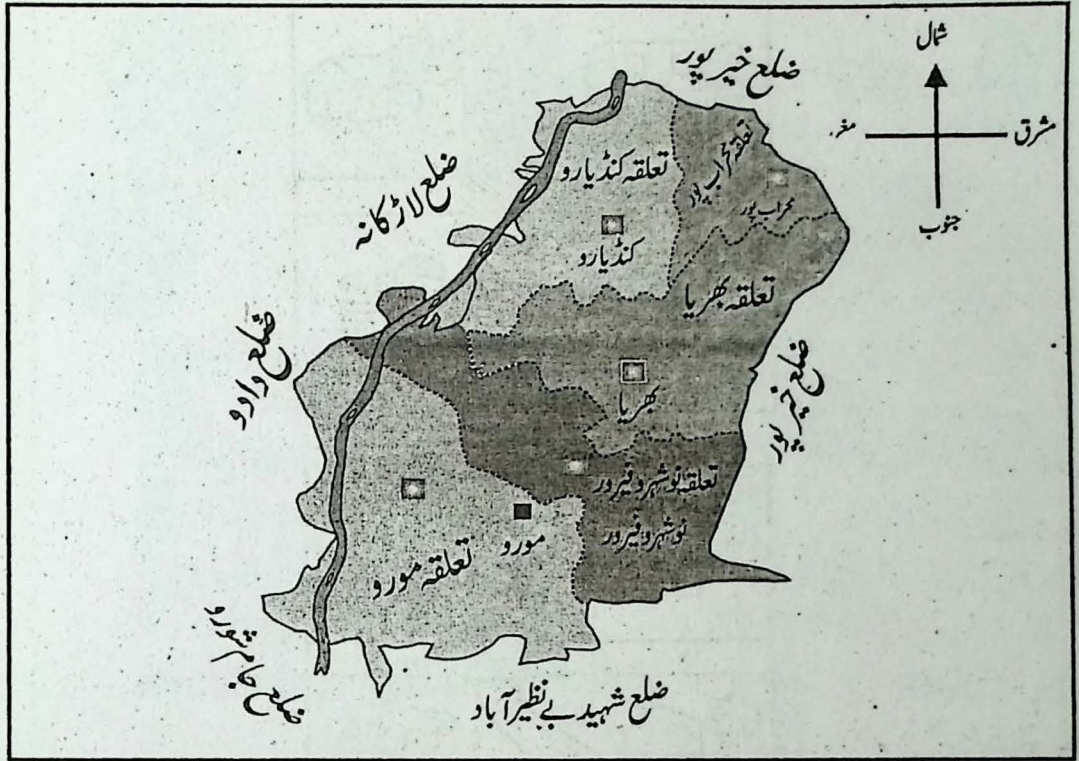
1- ضلع نوشہرو فیروز کے نقشے پر علامات دیکھیے۔ نقشے کے لیے تین علامات بنا کر لکھیے کہ وہ کیا ظاہر کرتی ہیں۔

2- نوشہرو فیروز کے نزدیک کے تین اور دور کے تین مقامات کے نام لکھیے۔

3- بتائیے یہ مقامات نقشے میں نوشہرو فیروز شہر کے کس سمت میں ہیں؟

(الف) مورو (ب) کنڈیارو (ج) بھریا

4- اپنے گھر کے اطراف کا نقشہ بنائیے۔ اس میں اپنے گھر کے نزدیک کے تین مقامات اور گھر سے دور کے تین اہم مقامات کے نام لکھیے۔ گھروں کے درمیان حد بندیاں موٹی لکیروں کے ذریعے دکھائیے۔

دوسرا باب

# ہمارا ملک

بڑی جدوجہد کے بعد ہمارا ملک پاکستان 14 اگست 1947ء کو وجود میں آیا۔ اس کے بانی قائداعظم محمد علی جناحؒ ہیں۔

قائداعظمؒ

## پاکستان کی زمین

پاکستان کے شمال میں اونچے پہاڑ ہیں۔ ان پہاڑوں سے دریائے سندھ نکل کر پاکستان کے درمیان سے بہتا ہوا سندھ کے جنوب میں بحیرۂ عرب میں جاگرتا ہے۔ دریائے سندھ کا پانی پاکستان کے بہت بڑے رقبے پر اچھی اچھی فصلیں کاشت کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ پاکستان کے مشرق میں ریگستان، مغرب میں پہاڑوں کے سلسلے اور جنوب میں بحیرۂ عرب ہے۔

پاکستان کے لوگ اور زمین

## پاکستان کے لوگ

آپ کی طرح بہت سے بچے اسکولوں میں پڑھتے ہیں۔ نوجوان کالجوں اور یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ کچھ بچے غربت کی وجہ سے تعلیم سے محروم ہیں۔ وہ اسکول نہیں جاسکتے کیونکہ انھیں روزی

کمانے کے لیے کام کرنا پڑتا ہے۔ بہت سے نوجوان عورتیں مرد ہمارے والدین کی طرح کام کرتے ہیں۔ کچھ کسان ہیں، کچھ کارخانوں میں کام کرتے ہیں اور کچھ اسکولوں، اسپتالوں اور بینکوں میں ملازم ہیں۔ کچھ گھروں میں بچوں کی دیکھ بھال، کھانا پکانے اور صفائی کا کام کرتے ہیں۔

ہم بچے ہوں یا جوان، پڑھتے ہوں یا کوئی کام کرتے ہوں، ہماری کوشش ہونی چاہیے کہ ہم زیادہ سے زیادہ علم حاصل کریں اور محنت کر کے اپنے ملک کو خوشحال بنائیں۔

نیچے دیے ہوئے نقشے کو دیکھیے۔ یہ پاکستان کا نقشہ ہے۔ جیسا کہ نقشے سے ظاہر ہے پاکستان ایک بڑا ملک ہے۔ یہ چار صوبوں اور شمالی علاقوں پر مشتمل ہے۔ اس کے چار صوبے یہ ہیں: سندھ، پنجاب، بلوچستان اور خیبر پختونخواہ۔
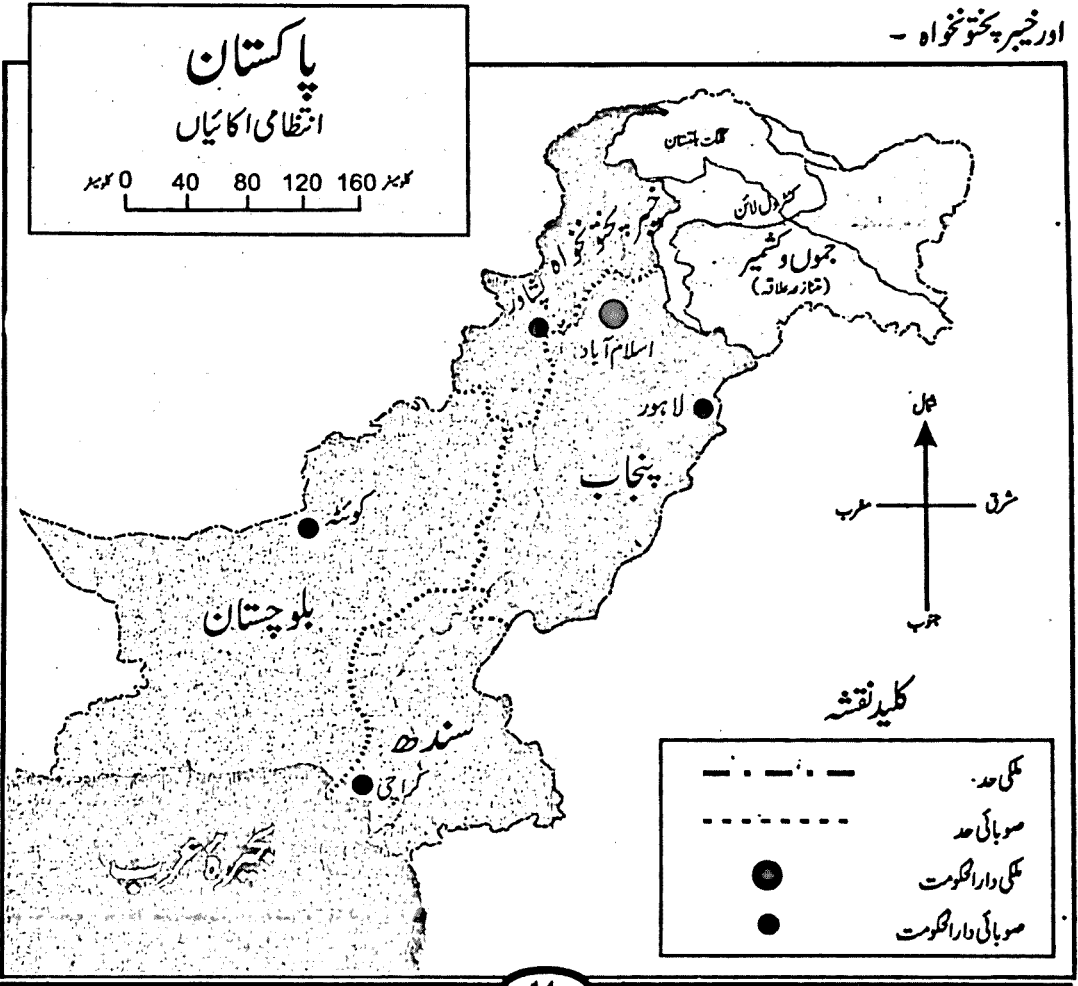
# ہمارا ضلع

ملک کے انتظام کو آسان بنانے کے لیے ہر صوبے کو ضلعوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔
نیچے صوبہ سندھ کے نقشے کو دیکھیے اور بتائیے کہ صوبہ سندھ کو کتنے ضلعوں میں تقسیم کیا گیا ہے؟ آپ کس ضلع میں رہتے ہیں؟ ہم نوشہرو فیروز ضلع میں رہتے ہیں۔ نوشہرو فیروز ضلع کے شمال میں ضلع لاڑکانہ، جنوب میں ضلع شہید بے نظیر آباد، مشرق میں ضلع خیر پور اور مغرب میں ضلع دادو ہیں۔
نقشے میں یہ بل کھاتی ہوئی لکیر دریائے سندھ ہے۔

# مشق
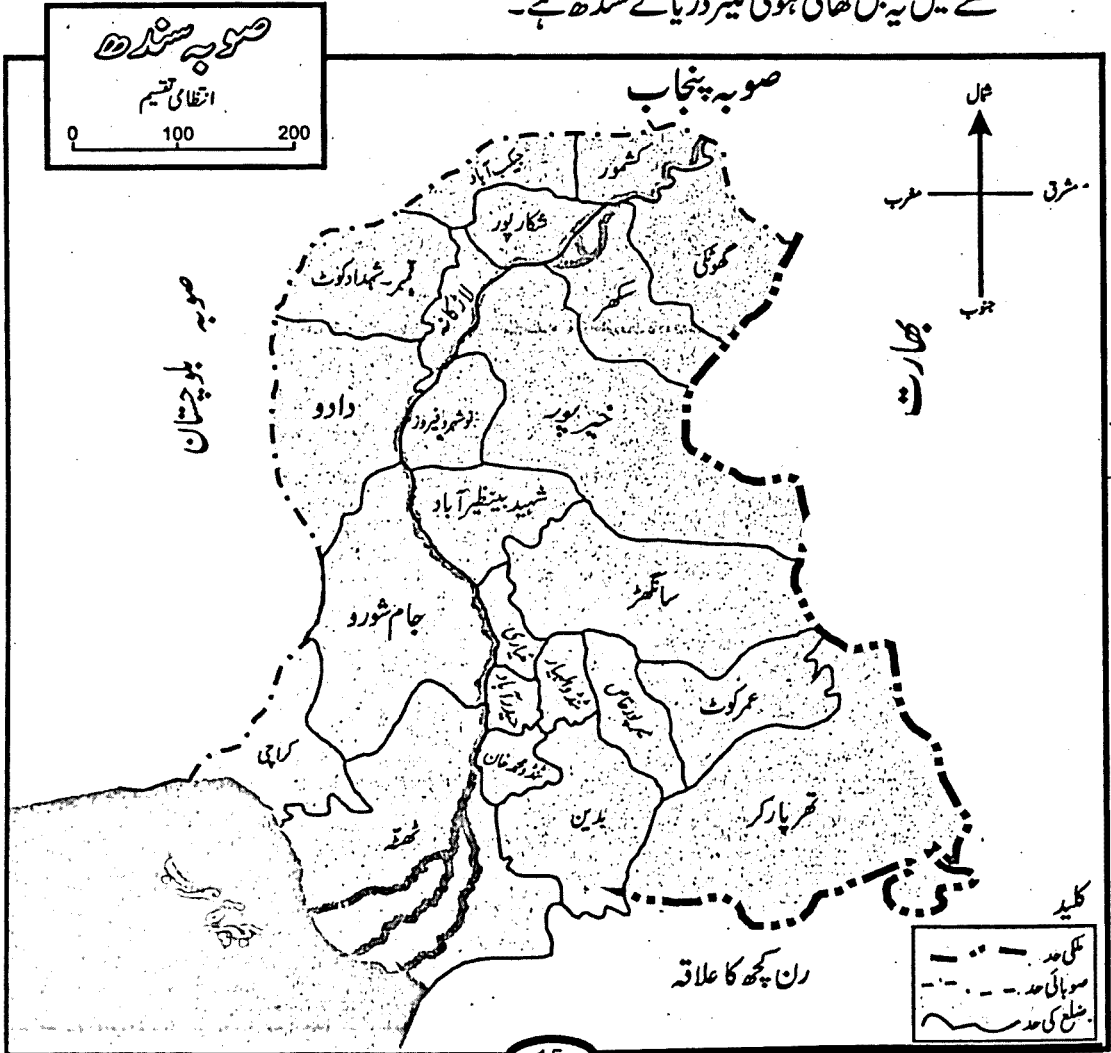
## (الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1- پاکستان کب وجود میں آیا؟

2- پاکستان کے بانی کون ہیں؟

3- ہمیں اپنے ملک کی ترقی کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

## (ب) عملی کام

1- پاکستان کے نقشے پر صوبہ سندھ میں رنگ بھریے۔

2- صوبہ سندھ کے نقشے پر نوشہرو فیروز ضلعے میں رنگ بھریے۔

## (ج) سرگرمیاں

1- قائداعظمؒ کی زندگی اور ان خدمات کے بارے میں کسی اور کتاب میں بھی پڑھیے۔

2- کلاس میں اپنے وطن اور اس کے لوگوں کی تصویریں لائیے۔ اپنے ساتھیوں سے گفتگو کیجیے کہ انھیں اپنے وطن اور اس کے لوگوں کے بارے میں ان تصویروں سے کیا معلومات حاصل ہوتی ہیں؟

تیسرا باب

# ضلع نوشہرو فیروز کی تاریخ

ضلع نوشہرو فیروز دریائے سندھ کے بائیں کنارے کراچی سے پشاور جانے والی قومی شاہراہ پر واقع ہے۔ یہ ضلع 5 نومبر 1989ء کو قائم ہوا۔ کنڈیارو، بھریا، نوشہرو فیروز، مہراب پور اور مورو تعلقہ ہیں۔

پرانے زمانے میں نوشہرو فیروز والے سارے علاقے کو "ساھتی علاقہ" کہتے تھے۔ قدیم زمانے میں ساھتی علاقہ ایک بہت بڑے علاقے پر پھیلا ہوا تھا جس میں سھتو، سمّوں، لاکھو، بگھیا، بلال، سیال، آگرو اور دوسری قومیں رہتی تھیں۔

تالپوروں کے دورِ حکومت میں ساھتی علاقے کا کافی حصہ خیر پور ریاست میں شامل تھا۔ ساھتی کا یہ نام سھتا قوم کی وجہ سے پڑا جن کی آج بھی بڑی اکثریت یہاں آباد ہے۔ یہاں کتنے ہی مدرسے اور کتب خانے موجود ہیں۔ یہ علاقہ علم اور ادب میں بھی آگے رہا ہے۔ اس وجہ سے درسی کتابوں میں ماہروں نے ساہتیہ کا لہجہ اختیار کیا ہے۔

مخدوم محمد داؤد آگرو اسی علاقے کے بڑے بزرگ اور عالم گزرے ہیں۔ آپ کے والد مخدوم عبداللہ آگرو کا ذکر سندھ کے مشہور تاریخ نویس میر علی شیر قانع اپنی کتاب "تحفۃ الکرام" میں کیا

مخدوم محمد داؤد آگرو کا مزار

ہے۔آپ شاہ عبداللطیف بھٹائی کے دوست تھے۔ مخدوم محمد داؤد آگرو نے پیر سائیں روزے دھنی اور ہالانی والے عاقل شاہ (بڑے) کے ساتھ کوٹڑی کبیر کے مدرسے میں تعلیم حاصل کی۔ یہ مدرسہ مشہور عالم میاں محمد کبیر کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ یہ مدرسہ دینی تعلیم کا بڑا مرکز رہا ہے۔ مخدوم داؤد آگرو نے کتنے ہی کتاب لکھیں۔ آپ کا مزار ہالانی کے تاریخی قبرستان میں واقع ہے۔
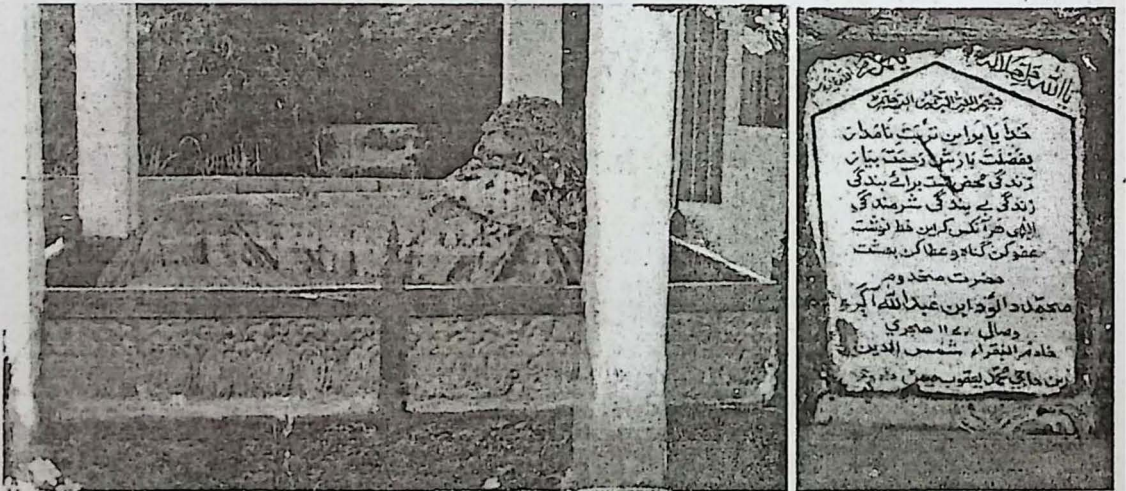
ضلع نوشہروفیروز میں بہت سے قدیمی اور تاریخی شہر موجود ہیں۔ نوشہروفیروز شہر کا بنیاد کلہوڑوں کے دور میں فیروز خان ویڑ نے رکھا۔ نوشہروفیروز نقاشی، کشیدہ کاری اور کاشی کے کام کے لیے مشہور رہا ہے۔ شاہ نصیر اور پیر کمال یہاں کے مشہور شاعر تھے۔ ضلع کے پرانے شہروں میں دربیلو بھی ہے جس کا پرانا نام "ڈبھرو" تھا۔ کسی زمانے میں یہاں بڑے دینی مدرسے ہوا کرتے تھے۔ یہاں کے عالم اور سیاست داں مشہور ہیں۔ ہالانی اور بھلانی بھی مشہور تاریخی شہر ہیں۔ 1781ء میں ہالانی کے قریب میروں اور

کلہوڑوں کی جنگ ہوئی جس میں میروں کو فتح ہوئی اور انہوں نے سندھ میں حکومت قائم کی۔

ہالانی کے قریب میر محراب کی تاریخی مسجد ہے۔ یہاں ہندوؤں کا تاریخی مندر آج بھی موجود ہے جہاں "ویساکھی" کا میلا لگتا ہے۔ خانواہن، ڈیپار جا اور بھریا پرانے شہر ہیں۔ ٹھاروشاہ بھی ایک قدیم شہر ہے۔ یہ شہر باغوں کی وجہ سے مشہور ہے۔ مٹھیانی، نواں جتوئی اور پُھل بھی اس ضلع کے مشہور شہر ہیں۔ اس

ہالانی میں جنگ کا میدان

شاہی بازار نوشہرو فیروز

ضلع میں پڈعیدن ریلوے لائین پر جنکشن اسٹیشن ہے۔ یہاں موسم گرما میں سب سے زیادہ گرمی پڑتی ہے۔ اس ضلع کا کنڈیارو شہر پرانا شہر ہے۔ مغل بادشاہ جہانگیر کے دور میں یہ شہر نیا تعمیر ہوا۔ یہاں کا سوسی کپڑا اور چمڑے کا سامان بہت مشہور ہے۔ یہاں انگریزوں نے چمڑے رنگنے کا کارخانہ لگوایا تھا۔

مورو تعلقے کا گجیرو شہر بھی تاریخی شہر ہے۔ جہاں پرانے قلعے کے آثار ملے ہیں۔ یہاں مخدوم بلاول کے خلیفے مخدوم ہنگورو کا مقبرہ ہے۔ مورو قدیم زمانے میں صابن، زیورات، تانبے اور کاشی کے سامان کی وجہ سے مشہور تھا۔ مورو شہر کے قاضی خدا بخش سومرو کراچی کے پہلے مسلمان میئر تھے۔ خلیق مورائی بڑے ادیب تھے۔ آپ کا ناول "سُندری" مشہور ہے جس کا قصہ محمد بن قاسم کی سندھ میں آمد اور فتح پر مشتمل ہے۔

اس ضلع کے سیاسی اور سماجی شخصیتوں میں سید الھند وشاہ، سید محمد علی شاہ، غلام رسول خان جتوئی، غلام مصطفیٰ خان جتوئی، حاجی غلام نبی خان ڈہراج، پیر قربان علی، گل محمد خان کھیڑو، سید ظفر علی شاہ، سید مراد علی شاہ، حاجی رحمت اللہ خان بہن، احمد خان راجپر، پروفیسر علی نواز جتوئی، قاضی فیض محمد، حکیم محمد صدیق مورائی، مولانا محمد سلیمان بگھیو اور حاجی جان محمد سُرھیو مشہور ہیں۔

غلام ربانی آگرو کا بھی اسی ساہتی علاقے سے تعلق تھا۔ وہ بہت سی کتابوں کے مصنف اور ادیب تھے اور بھی کئی خوبیوں کے مالک تھے۔

سندھ کے مشہور فنکار ماسٹر چندر اور چپڑی اور یکتارے کے ماہر جلال چانڈیو اس ضلعے کی مشہور شخصیات تھیں۔ یہاں سید مہدی شاہ جھانیان، سید جمن شاہ پڈعیدن والے، شاہ نصیر اور سید علی گوہر شاہ کے میلے لگتے ہیں۔

## مشق

(الف) مندرجہ سوالات کے جواب دیجیے:

1- ضلع نوشہرو فیروز کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟
2- ضلع نوشہرو فیروز دریا کے کون سے کنارے آباد ہے؟
3- ضلع نوشہرو فیروز کے کون سے تاریخی شہر ہیں؟
4- ضلع نوشہرو فیروز پرانے زمانے میں کون سی چیزوں کے لیے مشہور تھا؟
5- کراچی کے پہلے مسلمان میئر کس شہر کے رہنے والے تھے؟

(ب) عملی کام

1- کلاس کے بچوں کا 4 سے 6 شاگردوں کا ایک ایک گروپ بنائیے۔ پھر ہر گروپ ڈرامے کی صورت میں بتائے کہ اس ضلعے نے مختلف دور میں اپنا سفر کیسے جاری رکھا۔
2- ضلع نوشہرو فیروز کی پرانی اور نئی تصاویر حاصل کیجیے اور اپنی کلاس میں پیش کیجیے جس میں ذرائع آمدورفت، لباس، عمارتیں بازار وغیرہ دکھائے گئے ہوں۔ پھر ان تصاویر کی مدد سے بتائیے کہ وقت گزرنے کے ساتھ کیا کیا تبدیلیاں آئیں۔

(ج) سرگرمیاں

1- ضلع نوشہرو فیروز کی کسی شخصیت کو دعوت دے کر اپنے اسکول میں بلوائیے اور ان سے معلوم کیجیے کہ پچھلے سالوں میں نوشہرو فیروز میں کیوں اور کیا کیا تبدیلیاں آئیں اور اُن سے ان تبدیلیوں کے متعلق گفتگو کیجیے۔

چوتھا باب

# زمین کی سطح کی بناوٹ

زمین کی سطح خشکی اور پانی سے بنی ہوئی ہے۔ خشکی کی سطح ہر جگہ ایک جیسی نہیں ہے۔ بعض جگہوں پر زمین کا خشک حصہ بلند اور ڈھلوان ہے۔ کہیں یہ نیچا اور ہموار ہے۔ زمین کی سطح پر بڑی مقدار میں پانی ہے۔ بعض جگہوں پر تو زمین کی سطح کا بڑا علاقہ پانی سے ڈھکا ہوا ہے۔ چونکہ خشکی اور پانی کے لحاظ سے زمین کی سطح کی بناوٹ مختلف ہے، اس لیے ان قدرتی بناوٹوں کو مختلف نام دیے گئے ہیں۔ نیچے دی گئی تصویر کو دیکھیے۔ اس میں زمین کی مختلف بناوٹیں دکھائی گئی ہیں۔ ان کے لیے ہم خاص نام استعمال کرتے ہیں۔

چند برّی اور آبی بناوٹیں
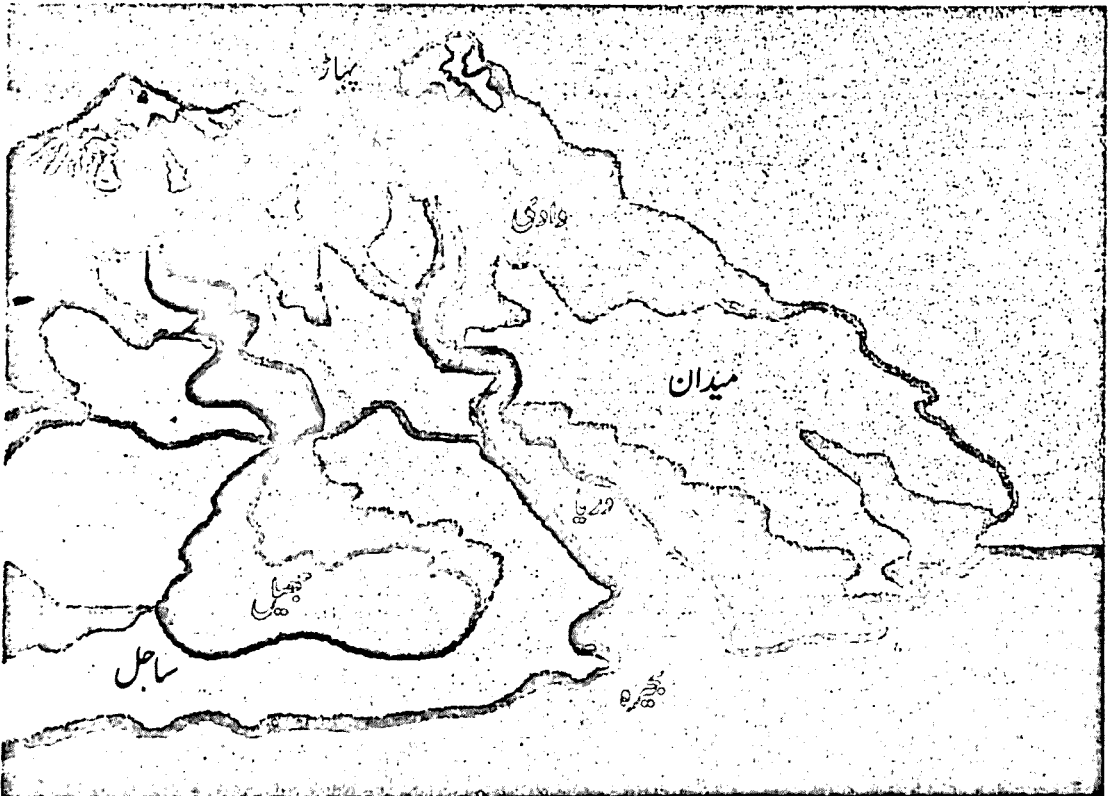
پہاڑ اور پہاڑیاں: پہاڑ بہت بلند ہوتے ہیں جب کہ پہاڑیاں کم بلند ہوتی ہیں۔
وادی: پہاڑوں کے درمیان والے علاقے کو وادی کہتے ہیں۔
سطح مرتفع: یہ ایک بلند اور ڈھلوان زمین ہوتی ہے۔ اس کی اوپر کی سطح ہموار ہوتی ہے۔ اسے "ٹیبل لینڈ" بھی کہتے ہیں۔ کیوں کہ اس کی اوپر کی سطح میز کی سطح کی طرح ہموار ہوتی ہے۔
میدان: یہ زمین کی سطح کا وہ حصّہ ہے جو نیچا اور ہموار ہوتا ہے۔
بحر اور بحیرہ: زمین کی سطح کے بہت بڑے حصّے پر پھیلے ہوئے پانی کو بحر کہتے ہیں جبکہ چھوٹے حصّے پر پھیلے ہوئے پانی کے حصّے کو بحیرہ کہتے ہیں۔
دریا: بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر قدرتی برف جمی ہوتی ہے۔ موسم گرما میں یہ برف پگھلتی ہے اور پانی بن جاتی ہے۔ برف کا یہ پانی جس راستے سے بہتا ہوا سمندر میں جا گرتا ہے، اسے دریا کہتے ہیں۔
ندی: چھوٹے اور کم چوڑے دریا کو ندی کہتے ہیں۔
جھیل: پانی کا وہ بڑا قدرتی علاقہ جو چاروں طرف سے خشکی سے گھرا ہوا ہو، جھیل کہلاتا ہے۔
ساحل: وہ علاقہ جو سمندر کے قریب ہوتا ہے، ساحل کہلاتا ہے۔
اس کے علاوہ برّی اور آبی بناوٹوں کی اور بھی قسمیں ہیں جن کے بارے میں ہم بعد میں پڑھیں گے۔

# نوشہرو فیروز ضلعے کی زمین

یہ ضلعے نوشہرو فیروز کا طبعی نقشہ ہے۔ اس میں دی ہوئی لکیر دریائے سندھ کو ظاہر کرتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہلکے رنگ کا حصہ کچے کی زمین کو ظاہر کرتا ہے۔ دریائے سندھ کے بچاؤ بند کے اندر والے علاقے کو "کچا" کہتے ہیں۔ نقشے میں ہلکے رنگ کے ساتھ جو گہرے رنگ کا حصہ دکھائی دیتا ہے وہ پکے کی زمین ہے۔ پکے کی زمین ہموار اور سخت ہوتی ہے۔ پکے کے برابر والا حصہ ہے جس میں نقطے نقطے دیے ہوئے ہیں ریتیلا حصہ ہے۔ جہاں صرف ریت ہوتی ہے۔ یہ سب قدرتی حصے ہیں۔ اس لیے ان کو قدرتی یا طبعی حصے کہا جاتا ہے۔
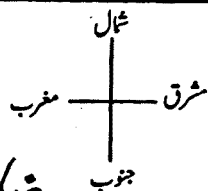
ضلع نوشہرو فیروز
طبعی حصے
شمال
مشرق
مغرب
جنوب
ضلع خیرپور
ضلع لاڑکانہ
ضلع دادو
تعلقہ کنڈیارو
کنڈیارو
تعلقہ بھریا
بھریا
تعلقہ نوشہرو فیرور
مورو
تعلقہ مورو
ضلع جامشورو
ضلع شہید بے نظیر آباد
ضلع خیرپور
کلید
ضلع کی حد
تعلقہ کی حد
دریا سندھ
کچا
پکا
ریتیلا
شہر
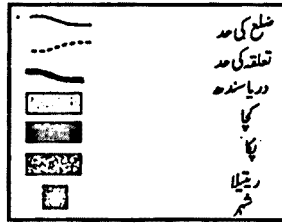
# ہماری فصلیں

ہمارے ضلع کی اہم پیداوار اناج، پھل اور سبزیاں ہیں۔ ایک وہ پیداوار جو خریف کی فصل میں ہوتی ہے اور دوسری وہ جو ربیع کی فصل میں ہوتی ہیں۔ خریف کی فصل موسم گرما کی فصل ہے۔ یہ اپریل سے جون تک بوئی جاتی ہے اور ستمبر، اکتوبر میں تیار ہو جاتی ہے۔ خریف کی فصل میں جوار، باجرا، مکئی، چاول، گنا، کپاس وغیرہ ہوتے ہیں۔ ربیع کی فصل ستمبر، اکتوبر میں بوئی جاتی ہے اور مارچ میں تیار ہو جاتی ہے۔ ربیع کی فصل میں گندم، سرسوں، جو، چنا اور مٹر ہوتے ہیں۔

ہمارے ضلع میں سبزیاں، بینگن، شلغم، کدّو، پیاز، گوبھی، گاجر، مولی، ٹماٹر، مٹر، بھنڈی، کریلا، آلو،
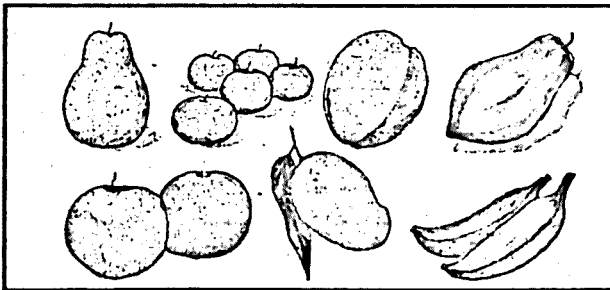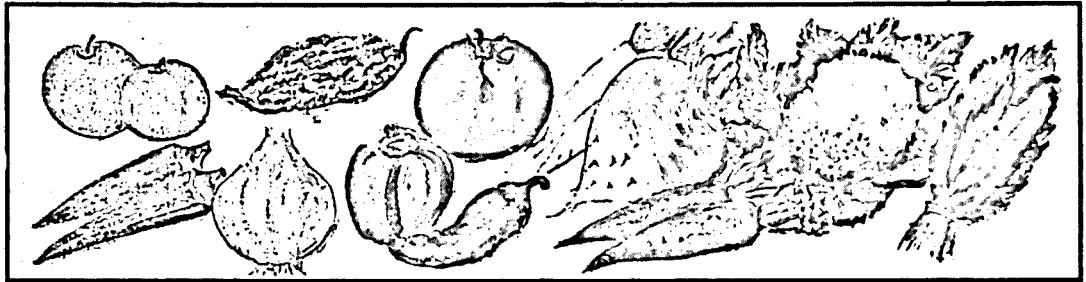
مرچ وغیرہ ہوتے ہیں۔ پھلوں میں آم، کیلا، لیموں، امرود، فالسہ، موسمی اور بیر ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ کچے والے حصہ میں تربوز اور خربوزے ہوتے ہیں۔

# مشق

## (الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1- نوشہرو فیروز ضلعے کی زمین کس قسم کی ہے؟

2- نوشہرو فیروز ضلعے کے قریب کون سا دریا بہتا ہے؟

3- ہمارے ضلعے میں کون کون سی فصلیں بوئی جاتی ہیں؟

4- نیچے دیے ہوئے خانوں کو آپس میں نام اور وصف کے لحاظ سے ملائیں۔

| نام | وصف |
|---|---|
| پہاڑ | پہاڑوں کے درمیان والا علاقہ |
| جھیل | وہ علاقہ جو نیچا اور ہموار ہوتا ہے۔ |
| میدان | بہت بلند |
| بحر | خشکی سے گھرا ہوا پانی کا علاقہ |
| وادی | سمندر کے قریب کا علاقہ |
| ساحل | زمین کی سطح پر پانی کا بڑا علاقہ |

## (ب) عملی کام

1- نوشہرو فیروز ضلعے کا طبعی نقشہ بنا کر اس میں رنگ بھریے۔

2- آپ خود کو خشکی یا پانی کا ایک علاقہ تصور کیجیے:

(الف) بتایئے، آپ کیوں اہم ہیں؟

(ب) لوگ آپ کو کیسے صحیح یا غلط استعمال کرتے ہیں؟

(ج) بتایئے مستقبل کے لیے آپ کس طرح محفوظ رکھے جا سکتے ہیں؟

3- اسے اپنی کلاس مین رول پلے کر کے پیش کریں۔

پانچواں باب

# موسم اور آب و ہوا

آپ آج صبح جب اٹھے تو موسم کس قسم کا تھا اور اب کیسا ہے؟

ہوسکتا ہے کہ صبح کو بادل اور اب تیز دھوپ ہو۔ دن کے آخر میں ہوا کے جھکڑ چل رہے ہوں۔ اس سے معلوم ہوا کہ موسم زیادہ دیر تک ایک جیسا نہیں رہتا۔ یہ مسلسل تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ بادل تیز دھوپ اور جھکڑ ایسے الفاظ ہیں جو موسم کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔

یہ معلوم کرنے کے لیے کہ کسی جگہ پر تیز دھوپ، بادل یا جھکڑ کافی دنوں تک کیسے رہتے ہیں۔ ہم موسم کی حالت ریکارڈ کرتے ہیں۔ اس کے بعد ہی ہم کسی جگہ کی آب و ہوا بتا سکتے ہیں۔

ہم نوشہرو فیروز ضلع میں رہتے ہیں۔ ہر روز موسم کس قسم کا ہوتا ہے؟ کیا یہ گرم ہوتا ہے؟ اگر ہم موسم کے ریکارڈ کو دیکھیں تو ہمیں پتا چلتا ہے کہ نوشہرو فیروز ضلع میں سال کا زیادہ تر حصہ گرم رہتا ہے۔ جبکہ نومبر، دسمبر، جنوری اور فروری ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ اس لیے ہم کہہ سکتے ہیں کہ میر پور خاص کی آب و ہوا گرمیوں میں گرم اور سردیوں میں سرد ہوتی ہے۔
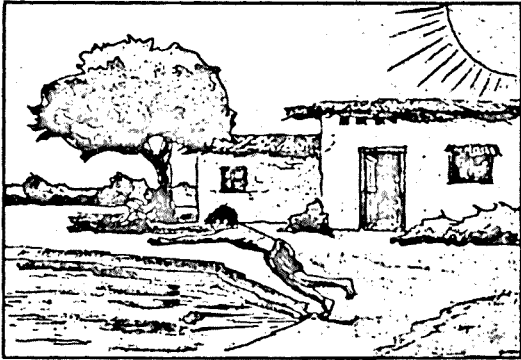
گرمی اور سردی دو موسم ہیں۔ ان کے علاوہ دو اور موسم بھی ہوتے ہیں۔ موسم بہار اور موسم خزاں۔ اس طرح سال میں چار موسم ہوتے ہیں۔ گرمی، سردی، بہار اور خزاں۔

گرمی کا موسم سال کا گرم ترین موسم ہوتا ہے۔

خزاں کا موسم گرمی کے بعد آتا ہے۔
خزاں میں ٹھنڈ ہونا شروع ہوجاتی ہے
اور درختوں میں پت جھڑ شروع ہوجاتی
ہے۔

سردی کا موسم سال کا سرد ترین زمانہ
ہوتا ہے۔ بعض جگہوں پر سردیوں میں
برف بھی پڑتی ہے۔

سردیوں کے بعد بہار کا موسم آتا ہے۔
بہار شروع ہوتے ہی درختوں
پر نئی پتیاں اور پھول آنے شروع
ہوجاتے ہیں۔

# مشق

## (الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1- موسم کسے کہتے ہیں؟

2- نوشہرو فیروز کی آب و ہوا کیسی ہے؟

3- سال میں کتنے موسم ہوتے ہیں؟ ان کے نام لکھیے۔

4- نیچے دیے ہوئے خانوں کو پُر کیجیے۔

| | گرمی کے موسم میں | سردی کے موسم میں |
|---|---|---|
| کپڑے جو ہم پہنتے ہیں۔ | | |
| غذا جو ہم کھاتے ہیں۔ | | |
| کھیل جو ہم کھیلتے ہیں۔ | | |

## (ب) عملی کام

1- اپنے گھر کے کیلنڈر پر روزانہ کے موسم کو ریکارڈ کیجیے۔ اگر آپ کے پاس کیلنڈر نہیں ہے تو نیچے دکھائے گئے کیلنڈر کے مطابق خود اپنا کیلنڈر بنائیے۔

تیز دھوپ　　　دھوپ اور بادل

بادل　　　برسات

| اتوار | پیر | منگل | بدھ | جمعرات | جمعہ | ہفتہ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | |
| | | | | | | |
| | | | | | | |
| | | | | | | |

چھٹا باب

# قدرتی وسائل

زمین پر 6 بلین (چھے ارب) سے زیادہ لوگ رہتے ہیں۔ زمین ہمیں سانس لینے کے لیے ہوا، کھانے کے لیے غذا اور پینے کے لیے پانی دیتی ہے۔ یہ ہمیں گھر بنانے کے لیے جگہ اور سامان بھی فراہم کرتی ہے۔ ہم درختوں اور دوسرے پودوں کو فرنیچر اور کاغذ بنانے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ ہم مشینیں چلانے، کھانا پکانے اور ایندھن کے لیے تیل، کوئلے اور گیس زمین میں کھدائی کر کے حاصل کرتے ہیں۔ اس طرح جو چیزیں ہم زمین سے حاصل کرتے ہیں انھیں قدرتی وسائل کہتے ہیں۔ ہم میں سے ہر شخص زندہ رہنے کے لیے زمین پر انحصار کرتا ہے۔ کیوں کہ زمین ہمیں ضرورت اور تفریح کی بے شمار چیزیں مہیا کرتی ہے۔
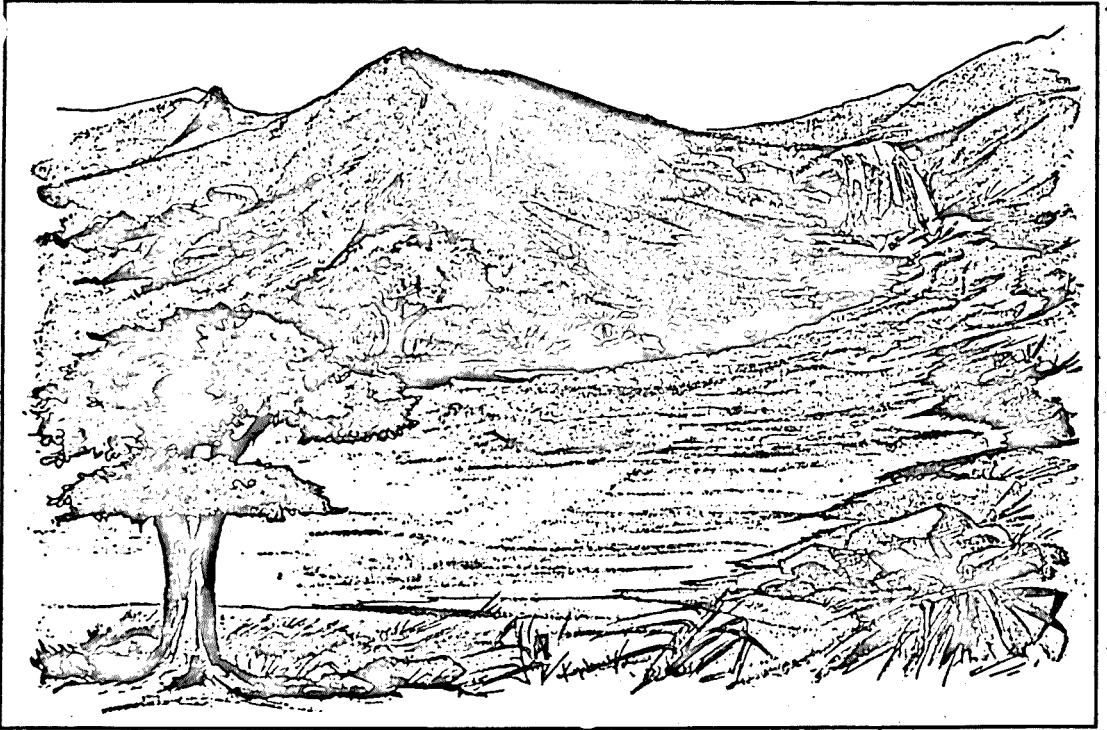
مختلف قدرتی وسائل

ہم ان صفحات میں کچھ قدرتی وسائل کے بارے میں مطالعہ کریں گے۔

## پانی

کیا آپ جانتے ہیں کہ قدرت کی طرف سے زمین کا تقریباً تین چوتھائی حصّہ پانی ہے؟ بحرِ ہند اور بحیرۂ عرب کی طرح زمین پر چھوٹے اور بڑے کئی سمندر ہیں۔ بہت سی جھیلیں، دریا اور ندیاں ہیں۔ اس سے بھی زیادہ پانی زمین کی سطح کے نیچے ہے۔ پانی ہوا میں بھی موجود ہے۔ پانی کے لاکھوں ننھے ننھے قطروں سے بادل بنتے ہیں۔

ہر جاندار اس قدرتی وسیلے یعنی پانی پر انحصار کرتا ہے۔ ہمیں نہانے دھونے، کھانے پینے، کھانا پکانے، کپڑے اور برتن دھونے اور جانوروں کو پینے کے لیے اور پودوں کو اپنی نشو ونما کے لیے بھی پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔

ہمیں فصلیں کاشت کرنے کے لیے پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ کاشت کاری کے لیے پانی بارش سے بھی مل سکتا ہے۔ لیکن جہاں بارشیں کم ہوتی ہیں وہاں دریاؤں سے نہریں نکال کر یا زمین میں ٹیوب ویل وغیرہ لگا کر آب پاشی کی جاتی ہے۔

کارخانوں کے لیے بھی پانی بہت ضروری ہے۔ کارخانوں میں آلات کو دھونے اور مشینوں کو ٹھنڈا کرنے اور چیزیں بنانے کے لیے پانی استعمال کیا جاتا ہے۔ روٹی سے لے کر بیف برگر تک تمام خوراک جو کارخانوں میں تیار ہوتی ہے، اس میں پانی شامل ہوتا ہے۔ کاغذ کے اس ورق کے بننے کے عمل میں بھی تقریباً ایک لیٹر پانی استعمال ہوا ہے۔

دنیا میں بہت سے لوگ پانی کی کمی سے پریشان رہتے ہیں۔ ان میں سے کچھ لوگوں کو تو کئی کئی دن بھی پانی میسر نہیں ہوتا۔ کچھ لوگوں کو اپنے استعمال کا پانی حاصل کرنے کے لیے کئی کلو میٹر دُور جانا پڑتا ہے۔ دنیا کے کچھ حصّوں میں پانی کی اتنی قلت ہے کہ اکثر لوگ پانی کو پھینکنے سے پہلے ایک سے زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر کھانا پکانے سے پہلے سبزیاں دھونے کے لیے جس پانی کو استعمال کرتے ہیں اس پانی کو وہ پودوں میں ڈال دیتے ہیں۔ ہمیں اس قدرت کے وسیلہ کو استعمال کرتے وقت بہت احتیاط کرنا چاہیے۔ ہم پانی کو اس طرح بھی محفوظ کر سکتے ہیں کہ ہم اپنے نل غیر ضروری طور پر کھلے نہ چھوڑیں۔ گلاس میں ضرورت کے

طلبہ سے کہیے کہ وہ پانی محفوظ کرنے کے لیے دیگر طریقوں کے بارے میں غور کریں۔

مطابق پانی لیں، نہانے کے دوران پانی ضائع نہ کریں کیوں کہ اخبار کا ایک کاغذ دوبارہ بنانے کے عمل کے دوران تقریباً ایک لیٹر پانی استعمال ہوتا ہے۔ جہاں ممکن ہو وہاں پانی کو دوبارہ استعمال کریں۔

## جنگلات

جس زمین پر بلند درخت اس طرح سے بہت قریب قریب اُگے ہوں کہ وہ تقریباً تمام زمین کو ڈھانپے ہوئے ہوں، اسے جنگل کہتے ہیں۔ نیچے دی گئی تصاویر مختلف قسم کے جنگلات کی ہیں۔
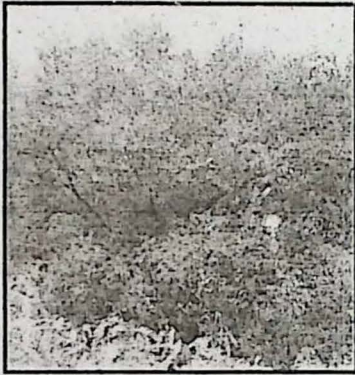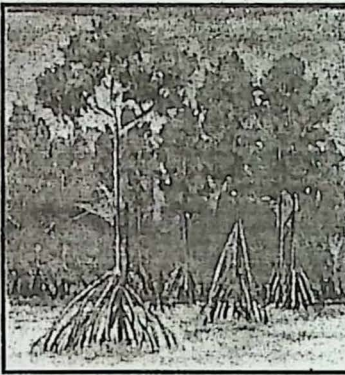
بارانی جنگلات
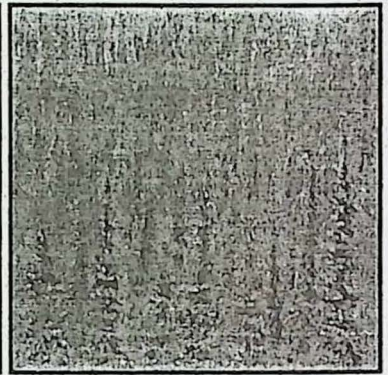
ساحلی جنگلات  دریائی جنگلات

جنگلات بھی ایک اہم قدرتی وسیلہ ہیں۔ آپ کیوں سمجھتے ہیں کہ جنگلات ہمارے لیے اہم ہیں؟ نیچے کچھ وجوہات بیان کی گئی ہیں کہ جنگل کیوں اہم ہیں؟ ان کا اپنی معلومات سے موازنہ کیجیے۔

1- درخت ہوا کو صاف رکھتے ہیں۔ کاربن ڈائی آکسائیڈ استعمال کرتے ہیں اور آکسیجن خارج کرتے ہیں۔

2- جنگلات ماحول کی آلودگی کو کم کرتے ہیں۔

3- جنگلات ہمیں گھریلو استعمال اور فروخت کے لیے پھل، گوند، شہد، پھلیاں، جڑی بوٹیاں اور دوائیں فراہم کرتے ہیں۔

4- درختوں کی لکڑی بہت سی چیزیں بنانے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ جیسے کہ فرنیچر، گھروں کی چھتیں اور ماہی گیروں کے لیے کشتیاں وغیرہ۔

> جنگلات کے فائدوں پر گفتگو کرنے سے پہلے طلبہ سے پوچھیے کہ جنگلات ہمارے لیے کیوں اہم ہیں؟

5- جنگلات جنگلی جانوروں کو رہائش گاہ فراہم کرتے ہیں۔ زیادہ تر جنگلی جانور، پرندے اور کیڑے مکوڑے جنگلات میں پناہ لیتے ہیں اور وہاں سے اپنی غذا حاصل کرتے ہیں۔

6- درختوں کی جڑیں زمین کی مٹی کو پکڑے رکھتی ہیں۔ ان کی شاخیں اور پتے بارش کے پانی کی طاقت کو زمین پر پہنچنے سے پہلے کم کرنے میں مددگار ہوتے ہیں۔ اس طرح درخت بارش کے دوران مٹی کو بہ جانے سے محفوظ رکھتے ہیں۔

7- دنیا کے کچھ حصّوں میں پاکستان کی طرح درخت کی لکڑی گھریلو ایندھن کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ خاص طور پر ان شہروں اور گاؤں میں جہاں گیس اور تیل آسانی سے دستیاب نہیں۔

جنگلات سے حاصل ہونے والی چیزیں
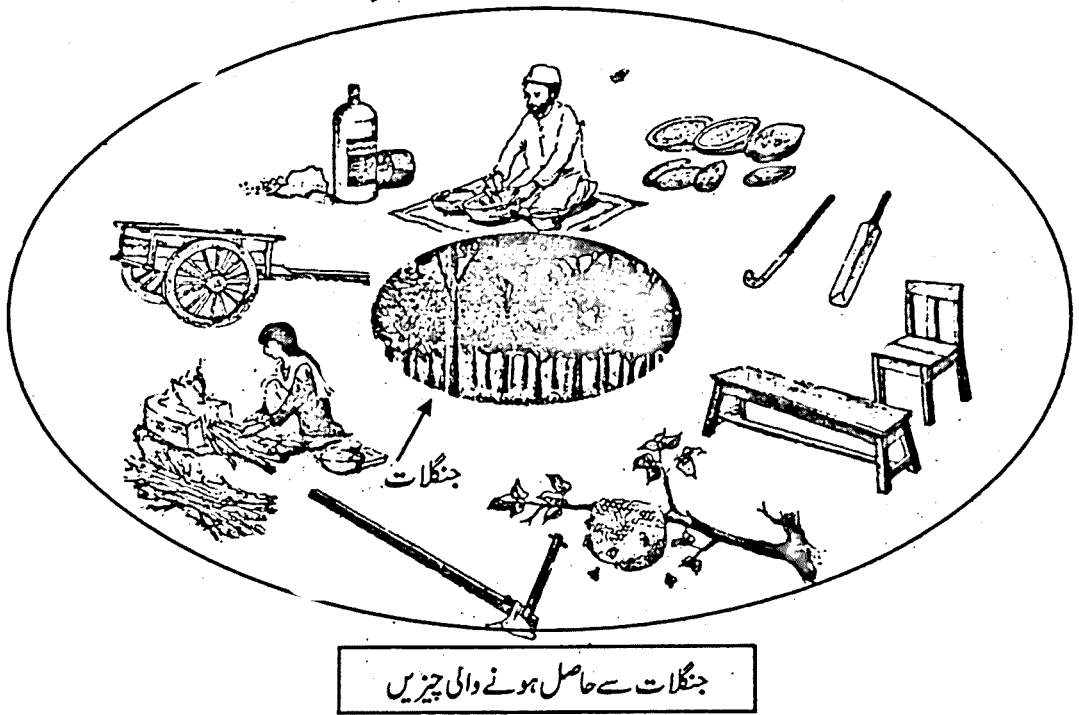
# ضلع نوشہرو فیروز کے جنگلات

ہمارے ضلع نوشہرو فیروز میں محبت ڈیرو جتوئی، بھونر، کمال ڈیرو، مٹھیانی، بھورٹی، دلیپوٹا ایک، دلیپوٹا دو اور دلیپوٹا تین کے مشہور جنگلات ہیں۔

جنگلات زیادہ تر دریا کے کنارے ہوتے ہیں۔ جنگلوں میں مختلف قسم کے درخت ہوتے ہیں۔ مثلاً نیم ، کیکر، باہن، شیشم وغیرہ۔ محکمۂ جنگلات ان کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ جنگل کی لکڑی سے گھروں کے دروازے، پلنگ، صوفے سیٹ، میز، کرسیاں اور دوسرا سامان تیار کیا جاتا ہے۔

جنگل کی لکڑی سے کوئلہ بھی بنایا جاتا ہے۔ جنگلات سے گوند، لاکھ اور شہد کافی مقدار میں ملتا ہے۔ ان جنگلوں میں لوگ اپنے مویشی بھی چراتے ہیں۔

## معدنیات

معدنیات بھی ایک اہم قدرتی وسیلہ ہیں جو زمین کے اندر ملتی ہیں۔ معدنیات میں دھات مثلاً: سونا، چاندی، تانبا، لوہا اور ٹن شامل ہیں۔ اس میں غیر دھاتی معدنیات جیسے معدنی تیل ، قدرتی گیس ، کوئلہ، سنگ مرمر اور چٹانی نمک شامل ہیں۔ ہم تیل اور گیس زمین کے اندر کی گہری تہوں سے حاصل کرتے ہیں۔ ہم زمین کی سطح کے نیچے ہزاروں میٹر گہری تہوں تک کھدائی کے ذریعے پہنچتے ہیں۔

ہمارے ضلعے نوشہرو فیروز میں کوئی خاص معدنیات دریافت نہیں ہوئی ہے۔

کوئلہ

سنگ مرمر

پیٹرول
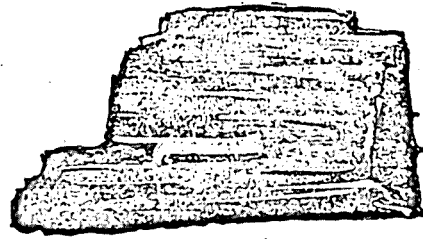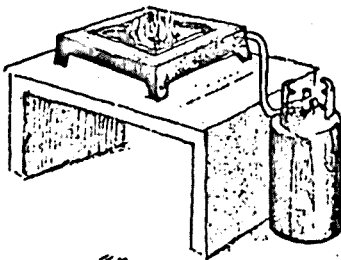
قدرتی گیس
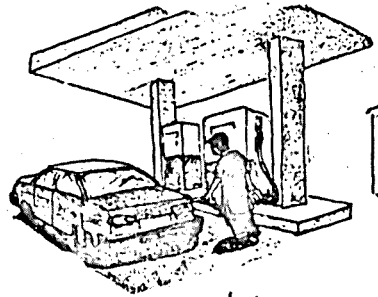
## معدنی وسائل کی اہمیت

آپ کے خیال میں معدنی وسائل ہمارے لیے کیوں اہم ہیں۔ کھانا پکانے کے لیے چولھوں میں گیس استعمال ہوتی ہے۔ ہماری کاروں میں تیل اور گیس استعمال ہوتے ہیں تاکہ ہم ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کرسکیں۔ سونا، چاندی، تانبا اور مختلف قسم کے پتھر زیورات بنانے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ گھروں اور عمارتوں کی تعمیر اور سجاوٹ کے لیے سنگِ مرمر استعمال ہوتا ہے، وہ علاقے جہاں قدرتی گیس دستیاب نہیں وہاں کھانے پکانے کے لیے کوئلے کو استعمال کیا جاتا ہے۔

ہم نے دیکھا کہ روزمرہ کی زندگی میں معدنیات کتنی اہمیت رکھتی ہیں۔ ان کے بغیر ہماری زندگی بہت مشکل ہوجائے گی۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم ان وسائل کو بہت احتیاط سے استعمال کریں اور انھیں ضایع نہ کریں۔

## کارخانے اور گھریلو ہنر

ہمارے ضلع نوشہرو فیروز میں شاہ پور جھانیاں میں النور شوگر مل کے نام سے چینی کا کارخانہ ہے۔ جہاں گنّے سے چینی تیار ہوتی ہے۔ اس ضلع میں کپاس کی فصل زیادہ ہوتی ہے۔ کپاس صاف کرنے کے کئی
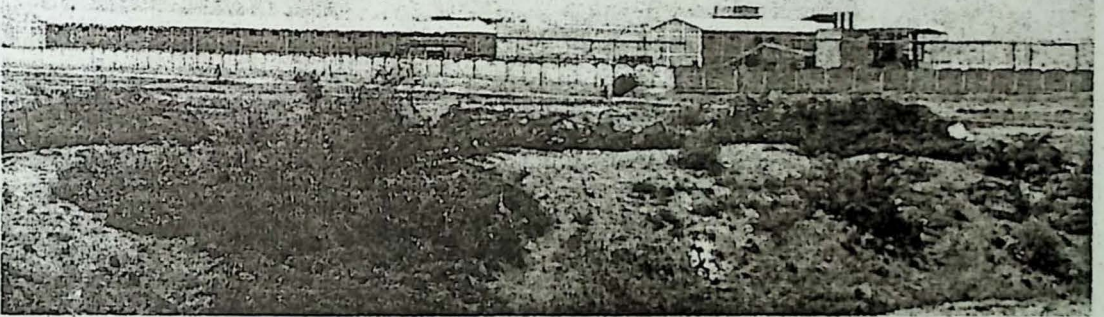
النور شوگر مل شاہ پور جہانیاں

کارخانے ہیں۔ اس کے علاوہ چاول صاف کرنے کے کارخانے، برف اور سوڈا واٹر بنانے کے کارخانے اور کھانے کے تیل کے کارخانے ہیں۔ آٹا پیسنے کی چکیاں اور آرا مشینیں بھی ہیں جن میں ہمارے ضلع کے بہت

سے لوگ دن رات کام کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ چھوٹے کاریگر اپنے اپنے ہنر میں ماہر ہیں۔ مثلاً بڑھئی، لوہار، رنگریز اور جولاہے وغیرہ، جو گاؤں اور شہر شہر آباد ہیں۔

کارخانوں سے نکلنے والا گندا پانی، دھواں اور شور ماحول کو آلودہ کرتے ہیں جس سے انسان طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس لیے کارخانے شہروں سے بہت دور لگانے چاہییں۔
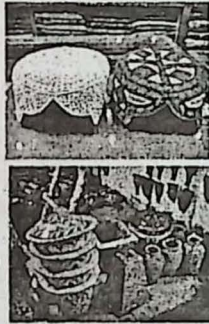
## گھریلو ہنر

ہمارے ضلعے میں گھریلو ہنر بہت مشہور ہیں۔ خاص طور پر مقیس آرا ( کنڈھی ) اور مینا کاری وغیرہ۔ یہاں اجرک، سندھی ٹوپیاں، رلیاں، بانس کی لکڑی سے مونڈھے بنانا، سوتی کپڑے سے پارچا جات، اون کی شالیں، غالیچے، دریاں، رنگائی اور سندھی جوتیوں کا کام مشہور ہے۔

ان چھوٹے بڑے کارخانوں اور گھریلو ہُنر میں ہمارے ضلعے کے ہزاروں لوگ دن رات کام کرتے ہیں اور اپنی روزی کماتے ہیں اور ایک دوسرے کی ضرورتوں کو پورا کرتے اور ضلعے کی دولت بھی بڑھاتے ہیں۔

## مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1- قدرتی وسائل کیا ہوتے ہیں؟

2- زمین کی کل کتنی سطح پانی پر مشتمل ہے؟

3- پانی کے استعمال کی فہرست بنائیے۔

4- جنگل کسے کہتے ہیں؟ جنگلات کے فوائد کی فہرست تیار کیجیے۔

5- جنگلات سے حاصل ہونے والی تین اشیا کے نام تحریر کیجیے جو آپ روزانہ استعمال کرتے ہیں۔

6- تصور کیجیے کہ ہماری زندگی درج ذیل چیزوں کے بغیر کیسے ہوگی۔ مختصر تحریر کیجیے۔

(الف) گیس (ب) ریت اور پتھر (ج) تیل

7- ایسی پانچ باتیں لکھیے جن سے ہم اپنے قدرتی وسائل کو بچا سکیں۔

## (ب) عملی کام

1- جنگلات سے حاصل ہونے والی اشیا میں سے کوئی ایک چیز کلاس میں لایئے جو آپ گھر میں استعمال کرتے ہیں۔ اس کو اپنے کلاس کے ساتھیوں کو دکھایئے اور بتایئے کہ وہ آپ کے لیے کتنی فائدہ مند ہیں۔

2- کم از کم پانچ کام لکھیے جو آپ معدنی وسائل بچانے کے لیے کر سکتے ہیں۔ ایک ہفتے کے لیے اپنے تمام وقت کا ریکارڈ رکھیے کہ آپ نے معدنی وسائل بچانے کے لیے کیا کچھ کیا۔ ہفتے کے آخر میں اپنا ریکارڈ جماعت کے دیگر طلبہ سے ملایئے۔

3- اخبار کے لیے ایک اشتہار بنایئے جس میں آپ لوگوں کو پانی محفوظ کرنے کے لیے پانچ طریقوں کے بارے میں بتایئے۔ اس اشتہار کو اپنی جماعت اور اسکول میں آویزاں کیجیے۔ اس کی نقل اخبارات کو بھیجیں۔ انھیں درخواست کیجیے کہ وہ یہ اشتہار ایک پیغام کے طور پر شایع کریں۔

## (ج) سرگرمیاں

1- آپ کے علاقے میں جو جنگلات ہیں ان کا دورہ کیجیے۔

2- کسی ایسے شخص کو جماعت میں دعوت دیجیے جو عمارات تعمیر کرنے سے تعلق رکھتا ہو، تاکہ وہ عمارت کی تعمیر میں استعمال ہونے والی معدنیات کے متعلق بتائے۔

3- 22 اپریل کو "زمین کا دن" منایئے۔

آپ بڑے ہوکر کیا بننا چاہتے ہیں؟ آپ میں سے طلبہ استاد، ڈاکٹر، کسان اور کچھ تعمیراتی کارکن یا تاجر بننا پسند کریں گے۔ ہم میں سے ہر ایک بڑے ہوکر زندگی گزارنے کے لیے کسی نہ کسی پیشے کا انتخاب کرتا ہے۔ پیسہ کمانے کے علاوہ ہم اکثر پیشوں کا انتخاب اس لیے بھی کرتے ہیں کہ ہمارے کام سے دوسروں کی مدد ہوسکے اور جس ملک میں ہم رہتے ہیں وہ ترقی کرسکے۔

استاد　　　تعمیراتی کارکن　　　ڈاکٹر　　　دکاندار

ہم خود اپنی تمام ضروریات پوری نہیں کرسکتے۔ اس لیے دوسرے پیشے کے لوگ ہمارے لیے مختلف کام کرتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک پیشہ بہتر زندگی گزارنے میں ہماری مدد کرتا ہے۔ ایمانداری سے کام کرنے والا ہر شخص ہمارے معاشرے کی تعمیر میں حصہ لیتا ہے۔

ہمارے ضلع کے لوگ ملازمت پیشہ بھی ہیں۔ کچھ سرکاری اور کچھ نیم سرکاری ملازم ہیں۔ قاصد سے لے کر آفیسر تک ضلع کے لوگ سرکاری ملازمت کرتے ہیں۔

یہاں کے لوگوں کا پیشہ تجارت بھی ہے۔ یہاں کپڑے کے تاجر، اناج کے تاجر، مال اور گھر میں استعمال ہونے والی روزمرہ کی اشیاء کے تاجر، سبزیاں اور پھلوں کے تاجر وغیرہ بھی ہیں۔ کپڑوں کی دھلائی، مٹھائی بنانا،

ریڈیو، ٹی وی اور بجلی کے سامان کی مرمت کرنا، موٹروں اور کاروں کی مرمت کرنا، فرنیچر بنانا وغیرہ بھی پیشوں میں شامل ہیں۔ ہمارے ضلع میں بہت سے کارخانے ہیں جن میں یہاں کے لوگ کام کرتے ہیں انھیں مزدور کہا جاتا ہے۔ ہمارے ضلعے کی ترقی میں ان مزدوروں کا ایک اہم کردار ہے۔ نوشہرو فیروز ضلعے سے بہت سی اشیا پاکستان کے دوسرے شہروں اور بیرونِ ملک بھی جاتی ہیں۔ ہمارے ضلعے کی ضروریات کی اشیا دوسرے شہروں سے بھی آتی ہیں۔ اس وجہ سے ہمارے ضلعے کو ملکی اور غیر ملکی تجارت میں اہمیت حاصل ہے۔

ہمارے ضلعے کی آبادی زیادہ تر دیہات میں رہتی ہے۔ دیہات کے لوگ مویشی پالتے ہیں اور کاشت کاری سے وابستہ ہیں۔ کسان کھیتوں میں ہل چلاتے ہیں۔ بیج بوتے ہیں اور کھیتوں کو پانی دیتے ہیں۔
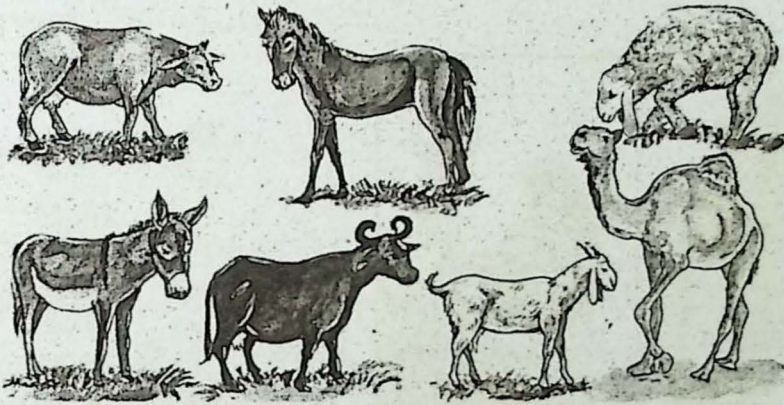
پالتو جانور

وہ فصل کی دیکھ بھال بہت توجہ سے کرتے ہیں تاکہ ان کی فصلیں نقصان دہ کیڑوں، جانوروں اور پرندوں سے محفوظ رہیں۔ کچھ مشینیں جیسے ٹریکٹر اور تھریشر کسان کے کھیتوں میں کام کرنے اور فصل کاٹنے میں کام آتے
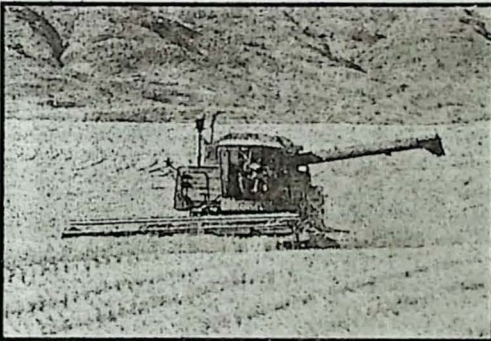
کسان کھیت میں ہل چلاتے ہوئے

مشین کے ذریعے کھیتی باڑی

ہیں۔ ان سے پیداوار بڑھتی ہے اور کسان کو کام کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ یہاں لوہار، موچی اور جُولاہے وغیرہ بھی رہتے ہیں جو اپنے اپنے کاموں سے وابستہ ہیں۔

## کمپیوٹر کا استعمال
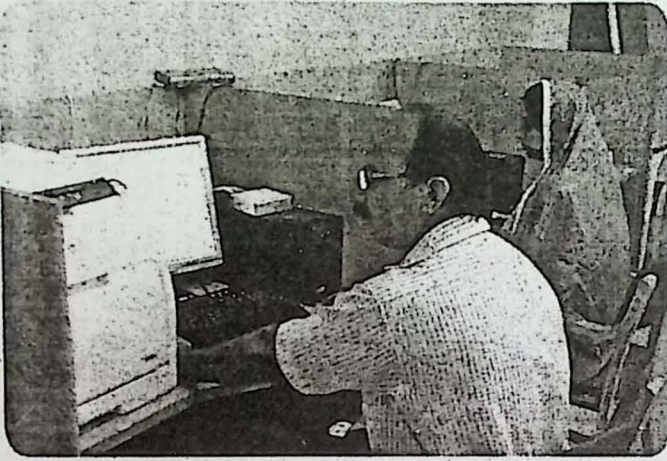
آج کل مختلف پیشوں میں جو لوگ کام کرتے ہیں، کمپیوٹروں نے ان کا کام آسان بنا دیا ہے۔ استاد کلاس میں اسے تختہ سیاہ کی جگہ استعمال کرتے ہیں۔ کاروباری لوگ اسے معلومات حاصل کرنے اور حساب کتاب رکھنے میں استعمال کرتے ہیں۔

کمپیوٹر سیکشن ٹیچنگ ریسورسز سینٹر سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو

کمپیوٹر کے استعمال نے ہماری دنیا کو محفوظ تر بنا دیا ہے۔ ٹیلیفون کا نظام بہتر ہوا ہے۔ دکانوں اور بینکوں کے کاموں میں آسانی پیدا ہوگئی ہے۔ اس کی وجہ سے خلائی سفر ممکن ہوگیا ہے۔ آج کل بہت سے لوگ کمپیوٹر کے میدان میں کام کررہے ہیں۔ ان میں سے چند پروگرام لکھتے ہیں باقی کمپیوٹروں کی مرمت کرتے ہیں۔

## کام کی عظمت

ہر وہ شخص جو کام کرتا ہے، کسی نہ کسی طرح ہماری مدد کرتا ہے۔ اس لیے ہر پیشہ اہمیت رکھتا ہے۔ اگر کسی پیشے کے لوگ کام کرنا بند کردیں تو ہمارے لیے کافی مسائل پیدا ہوسکتے ہیں۔ اگر تمام جمعدار کام کرنا بند کردیں تو کیا ہوگا؟ ہماری گلیاں اور سڑکیں گندی رہیں گی! اگر ڈاکٹر اپنے فرائض انجام نہ دیں تو لوگ بیمار رہیں گے۔ اگر کسان غلہ نہ اُگائیں تو ہمیں غذا کیسے ملے گی؟ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہر کام کرنے والے کی عزت اور اس کے کام کی قدر کریں۔

# مشق

## (الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1- نوشہرو فیروز ضلعے کے لوگوں کے عام پیشوں کی فہرست بنائیے۔

2- آپ بڑے ہو کر کیا بننا پسند کریں گے؟ یہ کس طرح مددگار ہوگا۔

(الف) آپ کے لیے

(ب) آپ کے گھر والوں کے لیے

(ج) آپ کے ملک کے لیے

3- بتائیے کیا ہوگا؟ اگر!

(الف) ڈرائیور بسیں چلانا چھوڑ دیں۔

(ب) استاد اسکول میں تدریس بند کر دیں۔

(ج) جمعدار گلیوں کی صفائی کرنا بند کر دیں۔

## (ب) عملی کام

1- بڑے ہو کر آپ کیا کام کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے بارے میں غور کریں کہ یہ کام کس طرح دوسروں اور قوم کی بھلائی کے لیے مددگار ہوگا۔ اس سبق پر ایک مختصر تقریر تیار کریں اور اسے کلاس میں پیش کریں۔

2- ایک کام جو آپ اچھے طریقے سے کرتے ہیں لکھیے مثلاً: گانا، مصوری وغیرہ۔ اپنی جماعت کے ساتھی سے مل کر جوڑا بنائیے اور اسے بتائیے کہ وہ یہ کیسے کرے۔

## (ج) سرگرمیاں

1- مختلف پیشوں کے لوگوں سے ملاقات کیجیے۔ ان سے کہیے کہ وہ اپنے پیشوں کے متعلق بتائیں اور وضاحت کریں کہ یہ کس طرح ان کے لیے، دوسروں کے لیے اور ملک کے لیے مفید ہیں۔

# ضلعی حکومت (ڈسٹرکٹ گورنمنٹ)

ضلعی حکومتوں کا نظام 14 اگست 2001ء سے وجود میں آیا۔ اس نظام کو ضلعی حکومت یا ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کہتے تھے۔ ضلعی حکومت یا ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا سربراہ ضلعی ناظم ہوتا تھا۔ ضلعی ناظم کی مدد کے لیے ایک ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر (D.C.O) ہوتا تھا۔ ضلعے کے انتظام کو چلانے کے لیے ہر ضلعے میں ایک ڈسٹرکٹ کونسل بھی ہوتی تھی۔

ڈسٹرکٹ کونسل کو چلانے کے لیے ضلعی ناظم کے ساتھ ضلعے کا ایک نائب ناظم بھی ہوتا تھا۔ وہ کونسل کا کنوینر بھی ہوتا تھا۔ ضلعی ناظم کو یونین کونسل کے ناظم، نائب ناظم، نائب اور کونسلر منتخب کرتے تھے۔

31/دسمبر 2009ء کو ناظمین کی میعاد ختم ہونے کے بعد آئندہ بلدیاتی الیکشن تک ہر ضلعے میں ناظمین کی جگہ پر ایڈمنسٹریٹر مقرر کیے گئے ہیں۔
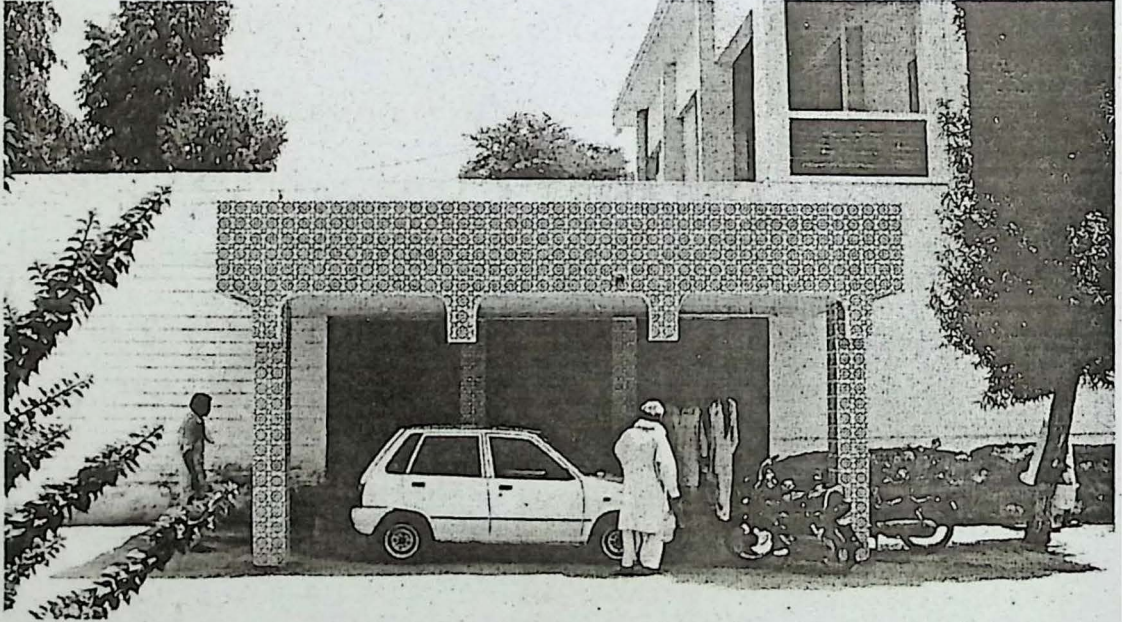
آفیس ضلع ایڈمنسٹریٹر نوشہرو فیروز

# 1979ء کے مقامی حکومت کے نظام کی بحالی

حکومتِ سندھ نے صوبے میں 2011ء سے مقامی اور شہری حکومتوں کے 2001ء کے نظام کو ختم کر کے دوبارہ 1979ء کا مقامی حکومتوں کا نظام بحال کیا ہے۔ جس کے تحت ناظمین کے جگہ میئر اور چیئر مین منتخب کیے جائیں گے۔

اس طرح 1979ء کے نظام کے مطابق تعلقہ کی نگرانی مختیارکار کرتا ہے۔ سب ڈویژن کی نگرانی اسسٹنٹ کمشنر اور ضلع کی نگرانی ڈپٹی کمشنر کرتا ہے۔ جبکہ ڈویژن کے نگرانی کمشنر کرتا ہے۔

## تعلیم

ضلع میں جتنے بھی ایلیمینٹری اسکول ہیں ان سب کی نگرانی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کرتا ہے۔ ان کا آفیس ضلع ہیڈکوارٹر شہر میں ہے۔ ان کی مدد کے لیے دو ڈپٹی ایجوکیشن آفیسر بھی مقرر ہیں۔ سب ڈویژن کی نگرانی سب ڈویژنل ایجوکیشن آفیسر کرتا ہے۔ جوکہ اپنے علاقے کے پرائمری اسکولو ں کی نظرداری کرتا ہے اور پرائمری اساتذہ کے تبادلہ بھی کرتا ہے۔

اس طرح لڑکیوں کی پرائمری تعلیم کی نگرانی کے لیے خواتین آفیسر بھی مقرر ہیں جوکہ اپنے ضلع کی لڑکیوں کی پرائمری اسکولوں کی نظرداری کرتے ہیں۔

آفیس ایس ایس پی نوشہرو فیروز

## پولیس

ضلع میں پولیس کے بڑے آفیسر کو سنیئر سپرنٹینڈنٹ آف پولیس (S.S.P) کہتے ہیں۔ یہ پولیس آفیسر ضلع میں امن وامان قائم رکھنے کا ذمے دار ہوتا ہے۔

تعلقے میں پولیس کے بڑے آفیسر کو سپروائزری پولیس آفیسر (S.P.O) کہا جاتا ہے۔ یہ آفیسر
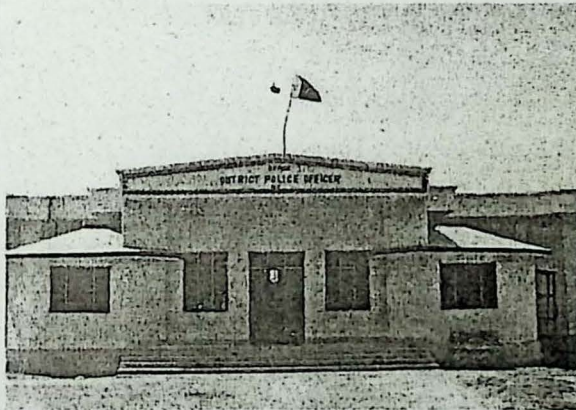
پورے تعلقے کے امن و امان کا ذمّے دار ہوتا ہے۔ تعلقے میں چھوٹے بڑے تمام تھانوں میں مقرر کردہ انسپکٹر، سب انسپکٹر اور اسسٹنٹ سب انسپکٹر (A.S.I) ، جمعدار اور سپاہی، سپروائزری پولیس آفیسر (S.P.O) کے ماتحت کام کرتے ہیں۔

ڈسٹرکٹ اور سیشن کورٹ نوشہرو فیروز

## عدلیہ

کشمور ضلعے کی بڑی عدالت سیشن کورٹ ہے۔ اس کا سربراہ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ہوتا ہے۔ ضلعے کے سیشن جج کے ماتحت ایڈیشنل سیشن جج، سول جج اور جڈیشل مجسٹریٹ ہوتے ہیں۔ سیشن کورٹ کا براہ راست تعلق سندھ کی ہائی کورٹ سے ہوتا ہے۔

مدعی یا فریادی کی مدد کے لیے حکومت کی طرف سے ڈپٹی ڈسٹرکٹ اٹارنی اور اسسٹنٹ پبلک پراسیکیوٹر مقرر ہوتے ہیں۔ ان کا تعلق سندھ کی وزارتِ قانون سے ہوتا ہے۔

# مشق

## (الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے

1- ضلعے کے بڑے عملدار کو کیا کہا جاتا ہے؟

2- ضلعے کے پولیس آفیسر کا کیا کام ہے؟

3- تعلقے کے بڑے عملدار کو کیا کہا جاتا ہے؟

## (ب) مندرجہ ذیل خالی جگہیں پُر کریں

(i) سیشن کورٹ کے سربراہ کو ---------- کہتے ہیں۔

(ii) تعلقہ کے پولیس آفیسر کو ---------- کہتے ہیں۔

(iii) ضلع کے تعلیم کے بڑے آفیسر کو ---------- کہتے ہیں۔

## (ب) عملی کام

تعلقے مختیار کار کے دفتر میں جا کر روزمرہ کے کام کا جائزہ لیجیے اور معلومات حاصل کیجیے۔

# ذرائع آمد و رفت ۔ احتیاط

آپ آج اسکول کس طرح آئے؟ آپ میں سے کچھ لوگ اسکول پیدل آئے ہوں گے۔ لیکن آپ لوگ یقیناً کام کے لیے پیدل، سائیکل، بس یا کار سے جاتے ہوں گے۔ اسکول اور کام کے علاوہ باہر جانے کی بہت سی وجوہات ہوتی ہیں۔ رشتہ داروں اور دوستوں سے ملنے، خریداری کرنے، ڈاکٹر کو دکھانے اور اسی طرح کی ضروریات کے لیے ہم ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے ہیں۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لیے ہم گاڑی یا سواری استعمال کرتے ہیں۔ نیچے دی گئی تصویر دیکھیے۔ یہ آپ کو مختلف قسم کی گاڑیاں دکھاتی ہے جو ہم روزانہ سفر کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔
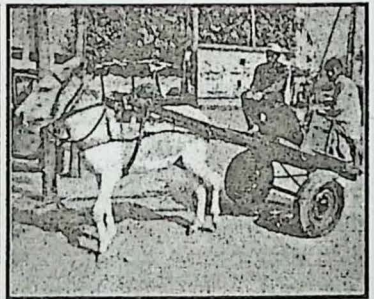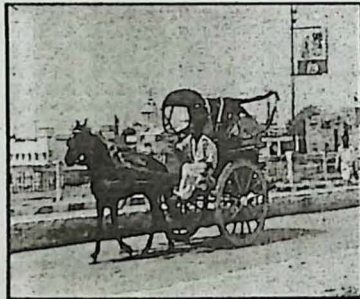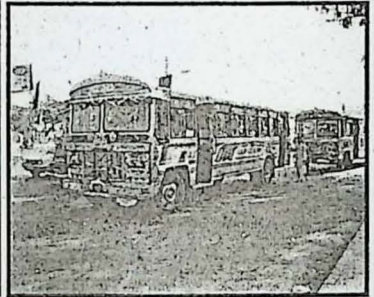
آمد و رفت کے ذرائع

ان گاڑیوں میں آپ کیا فرق دیکھتے ہیں؟ جی ہاں ان میں سے کچھ میں انجن ہے جب کہ کچھ گاڑیوں کو جانور کھینچ رہے ہیں۔ اوپر کی تصویر میں آپ یہ بھی دیکھ سکتے ہیں کہ کچھ گاڑیاں نہ صرف لوگوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے لیے استعمال ہو رہی ہیں بلکہ چیزوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے

جانے کے لیے بھی استعمال ہو رہی ہیں۔ ان گاڑیوں میں کیا چیز عام ہے؟ جی ہاں، ان تمام گاڑیوں میں ایک چیز عام ہے اور وہ ہیں پہیے۔

گاڑیوں کی آسانی اور تیزی سے چلنے کے لیے سڑکیں بنائی گئیں ہیں۔ میر پور خاص ضلعے میں بھی بہت سی سڑکیں ہیں۔ ان سڑکوں پر بڑی تعداد میں مختلف قسم کی گاڑیاں چلتی ہیں۔ جن سڑکوں پر کم گاڑیاں چلتی ہیں وہ کم چوڑی ہیں۔

ہم اکثر اپنا سامان لانے لے جانے یا پھر کسی دوسرے شہر میں اپنے رشتے داروں سے ملنا چاہتے ہیں تو ہم اوپر دکھائی گئی گاڑیوں کو استعمال کر کے یہ مقصد حاصل کر سکتے ہیں۔ جیسے کہ بس یا ٹرک۔ بہرحال زیادہ سامان ایک شہر سے دوسرے شہر لے جانے یا لمبے سفر کے لیے ریل گاڑی آسان اور سستا ذریعہ ہے۔ کیا آپ اندازہ کر سکتے ہیں ایسا کیوں ہے؟ ریل گاڑی میں بھی پہیے ہوتے ہیں۔ لیکن یہ پٹری پر چلتی ہے جسے ریل کی پٹری کہتے ہیں۔ ریل گاڑی میں ایک بہت طاقتور انجن ہوتا ہے جو ریل کے بہت سے ڈبوں کو کھینچتا ہے۔

## پکّے راستے

ضلع نوشہرو فیروز قومی شاہراہ پر آباد ہے۔ شاہ پور جہانیاں، مورو، نوشہرو فیروز، بھریا، کنڈیارو، ہالانی اور کوٹری کبیر اہم شہر ہیں جو اس شاہراہ پر آباد ہیں۔ نوشہرو فیروز سے بس کے ذریعے مختلف شہروں کو آ جا سکتے ہیں۔ یہاں سے بہت سے پکے راستے نکلتے ہیں جیسے مٹھیانی والا راستہ پھل اور دریا خان مری کی طرف جانے والا راستہ، پڈعیدن جانے والا راستہ، تھاروشاہ، دربیلو، کنڈیارو کی طرف جانے والے راستے۔

تھاروشاہ سے ایک راستہ مٹھیانی دوسرا محبت اور شادی خان عالمانی، تیسرا گاؤں سفید مسجد سے ہوتا ہوا کنڈیارو، چوتھا تھاروشاہ سے بھورٹی، پانچواں بھریا سے بھریا روڈ تک جاتا ہے۔

کنڈیارو سے ایک راستہ لاکھا روڈ اور دوسرا خانواہن جاتا ہے۔ ہالانی سے دو راستے نکلتے ہیں جن میں ایک محراب پور اور دوسرا خانواہن جاتا ہے۔ کوٹری کبیر سے محراب پور اور محراب پور سے رسول آباد تک بھی پکے راستے موجود ہیں جو کہ دوسرے کئی شہروں کو آپس میں ملاتے ہیں۔

مورو سڑکوں کے ذریعے مختلف شہروں سے ملا ہوا ہے۔ مثلاً مورو گھیرو، مورو دادو جو کہ دریائے

سندھ پر بنے ہوئے دادو مورو پُل کے ذریعے دونوں شہروں کو ملاتا ہے۔ مورو نیو جتوئی، مورو ڈیپارجہ، مورو باندھی قابلِ ذکر راستے ہیں۔ اسی طرح سدھو جا سے پھل شہر تک اور دوسرا راستہ نیو جتوئی تک جاتا ہے۔

ہمارے ضلعے میں آمدورفت کے لیے بسیں، موٹر کاریں، موٹر سائیکل، ٹانگیں، رکشہ، ان کے علاوہ سامان وغیرہ کے لیے ٹرکیں، ٹریکٹر، بیل گاڑی، گدھا گاڑی اور ٹھیلے وغیرہ بھی ہیں۔

## کچے راستے

ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں سے آنے جانے کے لیے ہمارے ضلعے میں کچے راستے بھی ہیں۔

## ریلوے راستے

ہمارے ضلعے کو ریلوے لائین کی سہولت موجود ہے۔ ضلعے کا بڑا ریلوے اسٹیشن پڈعیدن جنکشن ہے اس کے علاوہ محراب پور بھی جنکشن ہے۔ ہمارے ضلعے میں دریا خان مری، پڈعیدن، محراب پور، لاکھا روڈ اور بھریا روڈ اسٹیشن ہیں۔ انہی اسٹیشنوں سے ہم ریلوے کے ذریعے نواب شاہ، حیدرآباد، کراچی، خیر پور، روہڑی، سکھر اور پاکستان کے دوسرے شہروں کو جاسکتے ہیں۔

ریلوے اسٹیشن محراب پور

ریلوے اسٹیشن پڈعیدن

## دریائی راستے

ہمارے ضلعے نوشہرو فیروز میں سامٹیا، تگر، بھورٹی اور مٹھیانی دریائی گھاٹ ہیں۔ ان گھاٹوں سے کشتیوں کے ذریعے لوگ دریا پار کرتے ہیں۔ ان گھاٹوں کی بدولت ضلع لاڑکانہ، دادو اور جام شورو کے لوگ ہمارے ضلعے میں اور ہمارے ضلعے کے لوگ ان ضلعوں میں جاتے ہیں۔

## ہوائی راستے

ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لیے ہوائی جہاز تیز ترین ذریعہ ہے۔ ہم پاکستان کے مختلف شہروں اور دوسرے ممالک کے لیے ہوائی جہاز سے سفر کرسکتے ہیں۔

# سڑک پر احتیاط

بڑے شہروں میں روزانہ ہزاروں طلبہ اسکول، کالج اور بے شمار لوگ اپنے کاموں پر آتے جاتے ہیں، لوگوں کے اس آنے جانے کی وجہ سے سڑک پر ٹریفک بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اگر تمام گاڑیاں چوراہوں سے ایک ہی وقت میں گزرنے کی کوشش کریں تو ایک دوسرے سے ٹکرا جائیں گی۔ جس کے نتیجے میں بہت خطرناک حادثات ہو سکتے ہیں۔ ٹریفک کنٹرول کرنے اور چوراہوں پر حادثوں سے بچاؤ کے لیے ٹریفک سگنل ہوتے ہیں۔ یہ سگنل لال، پیلی اور ہری روشنی دکھاتے ہیں۔ کیا آپ جانتے ہیں ٹریفک سگنل کے یہ رنگ کیا بتاتے ہیں؟ آپ کو ان کے معنی بتانے کے لیے یہاں ایک نظم دی گئی ہے۔
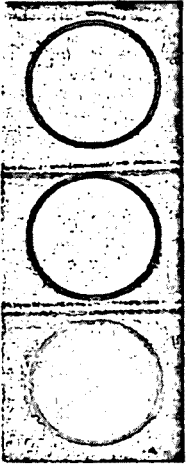
نظم

سرخ بتی، سرخ بتی
آپ کیا کہتی ہیں
میں کہتی ہوں ٹھہرو، فوراً ٹھہرو
پیلی بتی، پیلی بتی
آپ کیا کہتی ہیں
میں کہتی ہوں روشنی کے ہرے ہونے تک
انتظار کرو
ہری بتی، ہری بتی
آپ کیا کہتی ہیں
میں کہتی ہوں جاؤ اور فوراً جاؤ۔
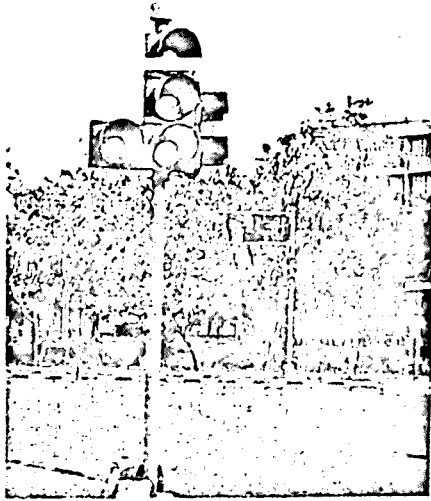
بعض لوگوں کو سڑک بھی پار کرنا ہوتی ہے۔ سڑک پار کرنے کے لیے سڑک پر خاص نشان بنائے جاتے ہیں۔ یہ نشان "زیبرا" کراسنگ کہلاتے ہیں۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں ایسا کیوں ہے؟ زیبرا کراسنگ پر

سڑک پار کرنے سے پہلے اپنے دائیں اور بائیں جانب غور سے دیکھیں اور جب اس بات کا یقین ہو جائے کہ ٹریفک رکا ہوا ہے تو سڑک پار کریں۔ کچھ زیبرا کراسنگ پر ٹریفک سگنل کی طرح پیدل چلنے والوں کے لیے بھی علامتیں بنی ہوئی ہیں۔ یہ انھیں بتاتی ہیں کہ سڑک کب پار کریں۔ ان میں دو طرح کی روشنیاں ہوتی ہیں۔ لال اور ہری۔ ہری روشنی کا مطلب ہے کہ آپ سڑک پار کر سکتے ہیں اور لال روشنی کا مطلب ہے کہ آپ انتظار کریں۔ بہت سی سڑکوں پر زیبرا کراسنگ نہیں ہے۔ ان سڑکوں پر اپنے دائیں اور بائیں جانب دیکھ کر اس بات کا یقین کر لیں کہ سڑک پر کوئی گاڑی نہیں ہے۔ تب سڑک پار کریں۔ نیچے چند اصول دیے گئے ہیں۔ آپ کو چاہیے کہ آپ احتیاط سے چلنے اور گاڑی چلانے کے لیے ان پر عمل کریں۔

## احتیاط سے چلیے

1- اگر آپ روڈ پر چل رہے ہوں تو ہمیشہ فٹ پاتھ پر چلیے۔ اگر فٹ پاتھ نہ ہو تو دیوار یا دکانوں کے ساتھ چلیے۔

2- زیبرا کراسنگ پر سڑک پار کیجیے۔ لیکن پہلے دیکھ لیجیے کہ ٹریفک ٹھہرا ہوا ہے یا نہیں؟

3- جہاں زیبرا کراسنگ نہ ہو وہاں محفوظ مقام سے سڑک پار کیجیے۔ اپنے دائیں بائیں توجہ سے دیکھیے اگر کوئی نہیں ہے تو سڑک پار کیجیے۔

4- چھوٹے بچے اپنے بڑوں کا ہاتھ پکڑ کر سڑک پار کریں۔

5- سڑک پر شرارت نہ کیجیے اور صحیح طریقے سے چلیے۔ بڑے ہو کر بوڑھے، نابینا اور بیمار لوگوں کو سڑک پار کرنے میں مدد کیجیے۔

6- سڑکوں، گلیوں اور فٹ پاتھوں کو صاف رکھیے۔ ان پر کوڑا کرکٹ نہ پھینکیے۔ اگر گھر کے نزدیک کوئی کوڑے دان نہیں ہے تو کوڑا گھر کے کوڑے دان میں جا کر ڈالیے۔

## احتیاط سے چلایئے

1- جب آپ گاڑی میں بیٹھے ہوں، اپنے ہاتھوں کو کھڑکی سے باہر نہ رکھیے۔

2- کوڑا کرکٹ سڑک پر نہ پھینکیے، اسے کوڑے دان میں پھینکیے۔ جہاں کوڑے دان نہ ہو تو کوڑا اپنے پاس رکھ لیجیے پھر جب آپ گھر پہنچیں تو اسے کوڑے دان میں ڈال دیجیے۔ یہ ایک اچھا خیال ہے کہ ہم گاڑی میں کوڑا کرکٹ کے لیے ایک خالی تھیلا رکھیں۔ یاد رکھیے کیلے کے چھلکے سے سڑک پار کرتے ہوئے کوئی بھی شخص پھسل سکتا ہے۔

3- یہ یقین کر لیجیے کہ جو شخص گاڑی چلا رہا ہے وہ ٹریفک کے یہ اصول برت رہا ہے۔

(الف) ٹریفک بتی پر عمل کر رہا ہے۔ جب لال بتی روشن ہوتی ہے تو ٹھہرتا ہے اور صرف اس وقت گاڑی چلاتا ہے جب ہری بتی روشن ہوتی ہے۔

(ب) گاڑی احتیاط سے چلاتا ہے۔ تیز تو نہیں چلاتا اور دوسری گاڑی سے آگے گزرنے کی کوشش تو نہیں کرتا۔

(ج) ہارن غیر ضروری طور پر تو نہیں بجاتا۔ خاص طور پر اسکول اور اسپتال کے قریب۔

4- یہ بات یاد رکھیے کہ آپ کی گاڑی کی سروس باقاعدگی سے ہوتی رہے، تاکہ ماحول آلودہ نہ ہو۔

# مشق

## (الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1- نقل و حمل کے وہ کون سے ذرائع ہیں جنھیں ہم ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں؟

2- نوشہرو فیروز ضلع میں موجود ریلوے اسٹیشن کے نام بتایئے۔

3- نظم یاد کیجیے۔ "ٹریفک بتی" اور کلاس میں سنایئے۔

## (ب) عملی کام

معلوم کریں کہ نوشہرو فیروز میں ایک جگہ سے دوسری جگہ آنے جانے کے لیے کون سا ذریعہ سب سے اچھا ہے۔

## (ج) سرگرمیاں

ریل گاڑی اور اس کی پٹڑی کا ماڈل بنایئے۔ ماچس کی ڈبیوں کو ریل کے ڈبوں اور بوتل کے ڈھکنوں کو پہیوں کے لیے استعمال کیجیے۔

دسواں باب

# عوامی خدمت اور بھلائی کے کام

ہم معاشرے میں دوسرے لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہتے ہیں۔ معاشرہ اس وقت ترقی کرتا ہے جب اس کے لوگ خوش ہوں۔ لوگ اس وقت خوش ہوتے ہیں جب ان کی بنیادی ضروریات کھانا، لباس اور گھر انھیں مل جائے۔ آج کل صرف یہی کافی نہیں کہ لوگوں کی بنیادی ضرورتیں پوری ہوں۔ تعلیم اور صحت بھی اتنی ہی اہم ہیں۔ آج ہر اسکول جانے والی عمر کے بچے کو تعلیم اور بیمار انسان کو طبی سہولتیں فراہم کرنا ضروری ہے۔

پاکستان میں سب لوگ خوشحال نہیں ہیں۔ کچھ امیر ہیں، کچھ کا تعلق درمیانے طبقے سے ہے اور زیادہ تر لوگ غریب ہیں۔ ان کے لیے کھانا، کپڑا اور رہائش حاصل کرنا مشکل ہے۔ حکومت لوگوں کی ضروریات پورا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اس نے اسکول، کالج اور یونیورسٹیاں قائم کی ہیں۔ پورے ملک میں اسپتال اور صحت کے مراکز قائم کیے ہیں۔ لیکن حکومت کے پاس زیادہ وسائل نہیں ہیں جس کی وجہ سے بہت سے بچے تعلیم سے محروم ہیں اور بہت سے صحت کی سہولتوں سے محروم ہیں۔ ان کی حالت بہتر بنانے کے لیے کچھ لوگوں نے بھلائی کے ادارے قائم کیے ہیں۔ یہ ادارے عام لوگوں سے ہمدردی کی بنیاد پر قائم ہیں۔

یہاں ہم چند اداروں جیسے اسکول، لائبریری، اسپتال اور باغات کا ذکر کریں گے۔

## اسکول اور کالج

تعلیم زندگی میں کامیابی کی کنجی ہے۔ کوئی بھی شخص یا قوم تعلیم کے بغیر ترقی نہیں کرسکتی۔

گورنمنٹ پرائمری مین اسکول سندھی، نوشہرو فیروز

اسکول اور کالج وہ جگہیں ہیں جہاں طلبہ علم حاصل کرتے ہیں۔ تعلیم ہمیں اچھا شہری بناتی ہے اور روزگار حاصل کرنے میں مدد کرتی ہے اور سب سے زیادہ یہ کہ تعلیم ہمیں ایک اچھا انسان بناتی ہیں۔ بہت سے بچے ایسے ہیں جو تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں لیکن

غربت کی وجہ سے انھیں اسکول جانے کا موقع نہیں ملتا۔ ہم میں سے جن کو یہ موقع ملتا ہے انھیں چاہیے کہ اس کا پورا فائدہ اٹھائیں۔ جب ہم اپنی تعلیم مکمل کرلیں تو ہمیں ان ساتھیوں کو نہیں بھولنا چاہیے جو تعلیم سے محروم ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ایسے ادارے قائم کریں جہاں تعلیم سے محروم بچے علم حاصل کرسکیں۔ اور پڑھ لکھ کر خوشحال زندگی گزار سکیں۔

ہمارے ضلع نوشہرو فیروز کے چھوٹے بڑے شہروں میں پرائمری اسکول ، مڈل اسکول، ہائی اسکول، ہائی سیکنڈری اسکول اور ڈگری کالج ہیں۔ ہمارے ضلعے کے ان تعلیمی اداروں میں طلبہ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ ہمارے ضلعے کے "مدرسہ ہائی اسکول نوشہرو فیروز" کو تاریخی حیثیت حاصل ہے۔ اس مدرسے سے

گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج نوشہرو فیروز

گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول نوشہرو فیروز

تعلیم حاصل کرنے والے بڑے سیاستدان اور تعلیمی ماہر ہوگزرے ہیں۔

ہمارے ضلعے کے مٹھیانی شہر میں بیورو آف کریکیولم سندھ کی طرف سے اساتذہ کی تربیت کے لیے کالج بھی قائم کیا ہوا ہے جہاں اساتذہ کو تربیت دی جاتی ہے۔

## لائبریریاں

طلبہ کے لیے مطالعہ بہت اہم ہوتا ہے۔ زیادہ تر طلبہ اپنا سبق نہ صرف گھر کے کام کے وقت یاد کرتے ہیں بلکہ وہ اپنے خالی وقت میں بھی مطالعہ کرتے ہیں۔ مطالعہ ان کے لیے خوشی کا سبب ہوتا ہے۔ وہ دنیا کے حالات کے متعلق پڑھتے ہیں۔ مثلاً کھیل، لوگوں کے حالات، مقامات اور دوسری باتیں جس میں انھیں دلچسپی ہوتی ہے وہ کہانیوں کی کتابیں بھی تفریح کے لیے پڑھتے ہیں۔ ان تمام باتوں کے بارے میں کتابیں لائبریری میں ہوتی ہیں۔

لائبریری معلومات کا خزانہ ہوتی ہے۔ طالب علم کی حیثیت سے ہمیں لائبریری باقاعدگی سے جانا چاہیے اور معلومات حاصل کرنی چاہیے۔

رئیس غلام مجتبیٰ خان جتوئی لائبریری نوشہرو فیروز

## پارک

پارک لوگوں کی تفریح اور تازہ دم ہونے کی جگہ ہے۔ ان میں سرسبز پودے اور پھول ہوتے ہیں۔ کچھ پارکوں میں بچوں کے لیے طرح طرح کے جھولے لگے ہوتے ہیں۔ بہت سے پارکوں میں

عوامی پارک نوشہرو فیروز

لوگوں کے بیٹھنے اور آرام کرنے کے لیے بینچیں ہوتی ہیں۔ پاکستان کے تمام شہروں اور قصبوں میں عوامی پارک ہیں۔

## اسپتال

اسپتال عوام کی خدمت کے ادارے ہیں۔ ان کا مقصد بیماروں کا علاج کرنا ہے۔ وہ لوگ جو زیادہ بیمار نہیں ہوتے اپنی دوا لینے کے بعد گھروں کو واپس چلے جاتے ہیں اور وہ لوگ جو زیادہ بیمار ہوتے ہیں انھیں اسپتال میں داخل کیا جاتا ہے۔ بڑے اسپتالوں میں ایکسرے، خون اور پیشاب ٹیسٹ کرنے کے انتظامات ہوتے ہیں۔ وہاں آپریشن بھی ہوتے ہیں۔

سول اسپتال نوشہرو فیروز

ہمارے ضلعے نوشہرو فیروز میں ایک بڑا سول اسپتال ہے جہاں میڈیکل سپرنٹنڈنٹ رہتے ہیں جن کی مدد کے لیے بہت سے ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹر مقرر ہیں۔ ہمارے ضلعے کے مختلف شہروں میں خواتین کے لیے میٹرنیٹی ہوم بھی ہیں۔ ہمارے ضلعے میں ہر تعلقہ سینٹر میں تعلقہ اسپتال، سب ہیلتھ سینٹر اور سرکاری ڈسپنسری بھی موجود ہیں۔ اس کے علاوہ کچھ مخیّر لوگوں نے رفاعی اسپتال بھی قائم ہیں۔ یہ اسپتال غریب لوگوں کا مفت علاج کرتے ہیں۔ اور چھوٹے بڑے غیر سرکاری اسپتال بھی ہیں جہاں مریضوں کا علاج ہوتا ہے۔

# مشق

## (الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1- تعلیم کیوں ضروری ہے؟

2- ہم لائبریری سے کس طرح فائدہ حاصل کر سکتے ہیں؟

3- اسپتال کس قسم کی خدمت کرتے ہیں

4- ایسے چند اداروں کا ذکر کیجیے جو غریب اور ضرورت مندوں کی مدد کرتے ہیں۔

## (ب) عملی کام

اپنی جماعت میں ایک چھوٹی لائبریری قائم کیجیے جس کے لیے اپنے ہم جماعت طلبہ اور والدین سے کتابیں حاصل کیجیے۔ اپنے جیب خرچ سے کچھ پیسے بچا کر جماعت کی لائبریری کے لیے کتابیں خریدیے۔

## (ج) سرگرمیاں

کسی کتب خانے یا لائبریری جائیں اور کلاس فیلوز کو بتائیں کہ وہاں جا کر آپ نے کیا حاصل کیا۔

گیارہواں باب

# نامور خواتین

اسلام سے پہلے عرب کے لوگ عورتوں کی عزت نہیں کرتے تھے۔ انھیں اپنی نوکرانی سمجھتے تھے۔ وہ لڑکیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کر دیتے تھے۔ اسلام نے عورتوں کی عزت کرنے کا حکم دیا۔ عورتوں کی تعلیم کو فرض قرار دیا۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ماں کے قدموں تلے جنت ہے۔

حضرت خدیجہؓ، حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت فاطمۃ الزہراؓ نے اپنے مثالی کردار سے عورتوں کو اچھی زندگی بسر کرنے کے طریقے سکھائے۔

ایک مشہور اور بہادر خاتون فاطمہ بنت عبداللہ نے میدانِ جنگ میں مسلمان سپاہیوں کی مرہم پٹی کر کے اور انھیں پانی پلا کر خدمتِ خلق کی عظیم مثال قائم کی۔ برصغیر پاک و ہند کی ایک مسلم خاتون بی اماں نے اپنے بیٹوں مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی کی اچھی تربیت کر کے یہ ثابت کر دیا کہ ماں کی گود انسان کی پہلی درس گاہ ہے۔ محترمہ فاطمہ جناح نے پاکستان حاصل کرنے کے لیے قائداعظمؒ کے ساتھ دن رات کام کرنے کے علاوہ عورتوں کی رہنمائی بھی کی۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے جمہوریت اور ملک کے لیے اپنی جان کی قربانی دے کر شہادت حاصل کر کے یہ ثابت کیا کہ مردوں کی طرح عورتیں بھی بڑی سے بڑی قربانی دے سکتی ہیں۔ شہید محترمہ بے نظیر بھٹو کی جمہوریت اور عوام کے لیے دی جانے والی یہ جان کی قربانی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھی جائے گی اور پاکستان کے عوام اس عظیم قربانی کو کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔

شہید محترمہ بے نظیر بھٹو

اللہ کا شکر ہے کہ آج عورتیں مردوں کے شانہ بشانہ کام کر رہی ہیں۔ وہ ہوابازی، انجینئرنگ، وکالت ڈاکٹری، تدریس اور تجارت میں حصہ لے رہی ہیں۔

اللہ کا شکر ہے کہ آج عورتیں مردوں کے شانہ بشانہ کام کر رہی ہیں۔ وہ ہوابازی، انجینئرنگ، وکالت ڈاکٹری، تدریس اور تجارت میں حصہ لے رہی ہیں۔

# مشق

## (الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے

1- اسلام سے پہلے عرب کے لوگ خواتین سے کیسا سلوک کرتے تھے؟

2- حضرت فاطمہ بن عبداللہ کی خدمات کو بیان کیجیے؟

3- نامور خواتین کی زندگی سے ہم کیا سبق حاصل کرتے ہیں؟

4- ماں کی گود کو انسان کی پہلی درس گاہ کیوں کہا جاتا ہے؟

## (ب) عملی کام

1- آپ کی والدہ گھر میں جو کام کاج کرتی ہیں اُس کی تفصیل بیان کیجیے۔

2- اپنے قریبی صحت مرکز یا اسپتال میں جائیے اور دیکھیے کہ وہاں پر نرسیں کس کام میں مشغول ہیں۔

3- آپ جب بیمار ہو جاتے ہیں تو آپ کے گھر والے آپ کی مدد کس طرح کرتے ہیں؟

4- اپنے علاقے کی اہم خاتون شخصیت کو اسکول میں مدعو کریں کہ وہ خواتین کی تعلیم کی اہمیت کے بارے میں آپ کو بتائیں۔

# ضلعے کی اہم شخصیات

## خان بہادر سیّدالہند وشاہ

خان بہادر سیّدالہند وشاہ نوشہرو فیروز ضلعے کے در بیلے شہر جسے "ڈبھرو" بھی کہتے ہیں 1863ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد سید یوسف شاہ علاقے کی ایک معزز شخصیت تھی۔ خان بہادر سیّدالہند وشاہ نے ابتدائی تعلیم اپنے شہر کے مکتب ہی میں حاصل کی۔ عربی اور فارسی بھی وہیں سے سیکھی۔ شاہ صاحب بچپن ہی سے اچھے اخلاق کے مالک اور ذہین تھے۔ بڑی ہمت اور رعب والے تھے۔ 1897ء سے 1919ء تک سیاست میں بھرپور حصہ لیتے رہے۔ بلکہ اس زمانے میں وہ سندھ کی سیاست پر چھائے رہے۔ 22 سال تک حیدرآباد لوکل بورڈ کے منتخب ممبر رہے۔ اس وقت ضلع نوشہرو فیروز حیدرآباد میں شامل تھا۔ حکومت نے آپ کو 1898ء میں آنریری مجسٹریٹ مقرر کیا۔ آپ کے تمام فیصلے انصاف پر مبنی تھے۔ 1909ء سے ممبئی کاؤنسل کا ممبر رہے۔ 1919ء میں وائسرائے کے کاؤنسل پر ممبر منتخب ہوئے۔ اس زمانے میں مسلمان تجارت اور تعلیم کے میدان میں بہت

پیچھے تھے۔ چنانچہ شاہ صاحب چاہتے تھے کہ مسلمان تعلیم حاصل کریں۔اسی جذبہ کے تحت انھوں نے 1899ء میں نوشہرو فیروز میں انگریزی اسکول قائم کیا اور طلبہ کے رہنے کے لیے ہاسٹل بھی بنوایا۔ یہی اسکول آگے چل کر ہائی اسکول بن گیا جواب مدرسہ ہائی اسکول نوشہرو فیروز کے نام سے مشہور ہے۔

انھوں نے اور بھی کتنے ہی اسکول، دینی مدرسے اور مسجدیں تعمیر کروائیں اور دوسرے فلاحی کام کیے۔ حکومت نے اُن کے بھلائی کے کاموں کی وجہ سے آپ کو "خان بہادر" کا لقب دیا۔

خان بہادر الہند و شاہ بے حد مہمان نواز غریبوں کے ہمدرد اور نیک انسان تھے۔اس نیک مرد نے 1919ء میں وفات پائی۔

# مشق

## (الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

1-خان بہادر سیّد الہند و شاہ کب پیدا ہوئے؟

2-آپ کے والد کا نام کیا تھا؟

3-خان بہادر سیّد الہند و شاہ نے ابتدائی تعلیم کہاں حاصل کی؟

4-آپ نے کون سے ہائی اسکول کا بنیاد رکھا؟

5-خان بہادر سیّد الہند و شاہ نے سیاست میں کب حصہ لیا؟

6-خان بہادر سیّد الہند و شاہ نے کب وفات پائی؟

## (ب) عملی کام

1-نوشہرو فیروز ہائی اسکول جاکر اس کے بانی کی زندگی کے بارے میں ہیڈ ماسٹر سے بات چیت کریں۔

# ہمارے پیغمبر علیہم السّلام

## حضرت آدم علیہ السّلام

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جس انسان کو پیدا کیا وہ حضرت آدم علیہ السّلام تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السّلام کے ساتھ بی بی حوّا کو بھی اس دنیا میں بھیجا۔ ان کے اولاد ہوئی اور اس اولاد کے بھی بیٹے اور بیٹیاں ہوئیں۔ اسی طرح حضرت آدم علیہ السّلام کی اولاد بڑھتی رہی۔ جیسے جیسے آبادی بڑھتی گئی، ویسے ویسے لوگ زمین پر دُور دُور جا کر آباد ہونے لگے۔ دُور رہنے کی وجہ سے ان کا رہن سہن بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوگیا۔ ان کی خوراک اور دوسرے رسم و رواج میں بھی فرق آتا گیا۔ رفتہ رفتہ ان کی زبانیں بھی الگ الگ ہوگئیں۔ آگے چل کر ان لوگوں نے اپنے لیے الگ الگ ملک بنالیے۔ آج اس زمین پر اربوں انسان رہتے ہیں۔ یہ سب لوگ اصل میں حضرت آدم علیہ السّلام ہی کی اولاد ہیں۔

حضرت آدم علیہ السّلام اس دنیا میں صرف پہلے انسان ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے پہلے پیغمبر بھی تھے۔ ان کی اولاد میں ہابیل اور قابیل بہت مشہور ہیں۔ حضرت آدم علیہ السّلام نے اپنی اولاد کو سیدھے راستے پر چلنے کا حکم دیا اور بُرے کاموں سے روکا۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ ہر انسان کو خدا کی عبادت کرنی چاہیے اور اگر اس سے کوئی غلطی ہوجائے تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنی چاہیے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ بڑا مہربان اور گناہوں کو بخشنے والا ہے۔

حضرت آدم علیہ السّلام کے بعد اللہ تعالیٰ نے بہت سے پیغمبر بھیجے تاکہ وہ لوگوں کو نیکی اور سچائی کا راستہ دکھائیں۔ سب سے آخری نبی ہمارے پیارے رسول حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ہیں۔

## حضرت ابراہیم علیہ السّلام

حضرت ابراہیم علیہ السّلام جس قوم میں پیدا ہوئے وہ بتوں کو پوجتی تھی۔ سُورج، چاند اور تاروں کو اپنا خدا سمجھتی تھی اور اُن کے بُت بنا کر ان کی عبادت کرتی تھی۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام اللہ کے نبی تھے۔ وہ اپنی قوم کی بھلائی چاہتے تھے۔ اسی لیے انھوں

نے لوگوں سے کہا کہ بُتوں کی پُوجا مت کرو، سورج اور چاند کی بندگی نہ کرو، کیونکہ یہ تمھارے خدا نہیں ہیں۔ خدا تو وہ ہے جس نے ان سب چیزوں کو پیدا کیا ہے۔ وہ جس کو بچانا چاہے اُسے کوئی نہیں مار سکتا۔ اس لیے کہ موت اور زندگی کا مالک خدا ہے۔

لوگوں کو یہ بات پسند نہیں آئی اور انھوں نے اپنے بادشاہ نمرود سے فریاد کیا کہ" ابراہیمؑ ہمارے خداؤں (بُتوں) کو جھوٹا کہتے ہیں اور لوگوں کو ان کی پوجا سے روکتے ہیں۔" نمرود یہ سنتے ہی غصّے میں آگ بگولا ہوگیا۔ اُس نے حکم دیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو آگ میں جلا دیا جائے۔ بس حکم کی دیر تھی، ایک بڑا الاؤ روشن کیا گیا۔ نمرود کے آدمیوں نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو اُٹھا کر آگ میں پھینک دیا اور یہ سمجھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام جل کر خاک ہوجائیں گے، لیکن خدا بڑی قدرت کا مالک ہے، اُس کے حکم سے آگ بُجھ کر ٹھنڈی ہوگئی اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام سلامت رہے۔ اللہ کے راستے میں یہ اُن کی پہلی قربانی تھی۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے ایک بیٹے کا نام حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام تھا۔ آپ کو اس بیٹے سے بڑی محبت تھی۔ ایک رات حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو خواب میں بشارت ہوئی کہ "اپنے پیارے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کو خدا کی راہ میں قربان کردو۔"

باپ نے بیٹے کو خواب کی بات بتائی۔ فرماں بردار بیٹا اللہ کی راہ میں قربان ہونے کے لیے تیار ہوگیا۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السّلام اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کو ان کی راہ میں ذبح کرنے لگے تو خدا کا پیغام آیا، "اے ابراہیم علیہ السّلام! تم نے اپنا خواب سچ کردکھایا تم بھی سچے ہو اور تمھارا بیٹا بھی سچّوں میں سے ہے۔ اب اپنے ہاتھ روک لو، اپنے پیارے اور فرماں بردار بیٹے کے بدلے میں دُنبے کی قربانی دو۔"

ہم ہر سال خدا کی راہ میں کچھ حلال جانوروں کی قربانی دے کر حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی اس قربانی کی یاد مناتے ہیں۔ اس دن کو " قربانی کی عید" یا "عیدالاضحیٰ" کہتے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کے ساتھ مل کر مکّے میں کعبۃ اللہ یعنی اللہ کا گھر بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ "سب لوگ اس گھر کی طرف مُنہ کر کے عبادت کریں۔ یہ رحمت اور نجات کا گھر ہے۔" اسی وجہ سے تمام مسلمان کعبے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ لاکھوں مسلمان ہر سال خانہ کعبہ کی زیارت کے لیے جاتے ہیں۔ اس عمل کو حج بیت اللہ کہتے ہیں۔

# حضرت موسیٰ علیہ السّلام

حضرت موسیٰ علیہ السّلام مصر میں پیدا ہوئے۔ ان دنوں وہاں کا بادشاہ فرعون تھا۔ نجومیوں نے اسے بتایا تھا کہ "بنی اسرائیل خاندان میں ایک بچہ پیدا ہوگا، جو تیری بادشاہت کو ختم کردے گا۔" اسی ڈر سے بنی اسرائیل خاندان میں جو لڑکا بھی پیدا ہوتا وہ فرعون کے حکم سے مار دیا جاتا۔ جب حضرت موسیٰؑ پیدا ہوئے تو ان کی ماں پریشان ہوئیں اور انھوں نے حضرت موسیٰؑ کو ایک صندوق میں بند کر کے دریائے نیل میں بہا دیا۔ خدا کی قدرت کہ وہ صندوق فرعون کی بیوی کے ہاتھ آیا۔ وہ حضرت موسیٰؑ کو اپنے محل میں لے آئیں اور اس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے گھر میں پرورش پائی۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام بھی اللہ کے نبی تھے۔ ان کو فرعون کا ظلم اور اس کی زیادتی بالکل پسند نہ آئی۔ جس کی وجہ سے فرعونؔ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو قتل کرانے کا ارادہ کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام مصر سے نکل کر مَدین جا پہنچے، کچھ عرصہ وہاں رہ کر دوبارہ مصرؔ واپس آ گئے۔

مصر میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے اپنی قوم بنی اسرائیل کو ہدایت کرتے ہوئے کہا: "ایک رب کی عبادت کرو اور اسی سے ڈرو، ظلم کا مقابلہ کرو اور کسی سے نہ ڈرو۔" فرعون اور اس کے وزیر ہامان کو یہ باتیں بالکل پسند نہ تھیں اور انھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی قوم پر پہلے سے بھی زیادہ ظلم ڈھانے شروع کیے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مجبور ہو کر اپنی قوم کو مصر چھوڑنے کا مشورہ دیا۔ پوری قوم ان کے ساتھ دریائے نیل کو پار کر کے صحیح سلامت دوسرے کنارے پر پہنچ گئی۔ فرعون نے بھی اپنا زبردست لشکر لے کر ان کا پیچھا کیا، تاکہ انھیں ختم کردے لیکن وہ اپنے لشکر سمیت دریائے نیل میں غرق ہو گیا۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے کوہِ طور پر جا کر دُعا مانگی اور اپنی قوم کی نجات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کتاب نازل ہوئی اسے "توریت" کہتے ہیں۔

# حضرت عیسیٰ علیہ السّلام

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام آج سے تقریباً دو ہزار سال پہلے بنی اسرائیل قوم میں پیدا ہوئے۔
حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اللہ تعالیٰ کے سچّے نبی تھے، ان کی قوم بہت زیادہ خرابیوں میں مبتلا تھی۔ وہ اپنی قوم کو بُرائیوں سے بچانے کے لیے کہتے تھے: "جو تم سے دُشمنی کرے، تم اس سے نیکی کرو، جو تمھیں تکلیف پہنچائے تم اس کی بھلائی کے لیے دعا مانگو۔"
حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے قوم کی اصلاح کا کام غریبوں سے شروع کیا۔ ایک بار وہ دھوبی گھاٹ گئے اور دھوبیوں سے کہا کہ "تم دوسروں کے کپڑوں کی گندگی اور میل کچیل تو ہر روز صاف کرتے ہو، لیکن کبھی اپنے دل کے میل کچیل کو بھی صاف کیا ہے؟ آپ کہتے تھے۔" خدا سے ڈرو، اُس پر ایمان لاؤ اور گناہ کے کاموں سے ہمیشہ بچو۔ اس عمل سے تمھارا دل شیشے کی طرح صاف ہو جائے گا۔"
اسی طرح ایک دن آپ ایک تالاب پر گئے۔ جہاں مچھیرے مچھلیاں پکڑ رہے تھے۔ آپ نے ان کو بھی ہدایت کی کہ "یہ دنیا مچھلی کے جال کی طرح ہے، اپنے آپ کو اس میں پھنسنے سے بچاؤ، گناہوں سے دوری اختیار کرو۔
حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے بڑی شفا رکھی تھی۔ آپ کسی بیمار یا مرنے کے قریب شخص کو ہاتھ لگا دیتے تو وہ اچھا بھلا ہو جاتا تھا۔ اسی لیے آپ کو "مسیح" کہا جاتا تھا۔
حضرت عیسیٰ علیہ السّلام لوگوں سے فرماتے تھے کہ "کوئی شخص اپنے بھائی کی چھوٹی چھوٹی بات پر ناراض نہ ہو۔ لوگوں کو اپنے پڑوسیوں سے محبّت کرنی چاہیے اور اپنے دشمنوں سے بھی اچھا برتاؤ کرنا چاہیے۔"
حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پر جو کتاب نازل ہوئی اس کا نام "انجیل" ہے۔

# حضرت مُحمّد مُصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

حضرت مُحمّد مُصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم مکّہ معظمہ کے قریش قبیلے میں پیدا ہوئے۔ آپؐ کے والد کا نام عبداللہ تھا۔ آپؐ بچپن سے نہایت، سچے اور ایماندار تھے۔ اس لیے مکّے کے لوگ آپؐ کو "صادق اور امین" کہا کرتے تھے۔ اس زمانے میں عرب بُتوں کی پُوجا کرتے تھے اور بہت سے گناہوں کے کام کیا کرتے تھے۔

آپؐ کی نیکی اور ایمانداری دیکھ کر مکّے کی ایک نیک اور مالدار خاتون حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ نے آپؐ سے شادی کی۔ اُس وقت آپؐ کی عمر پچیس سال تھی۔

جب آپؐ چالیس سال کے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؐ پر وحی نازل ہوئی۔

اس کے بعد آپؐ نے لوگوں کو اسلام کی دعوت دینی شروع کی، جس پر مکّے کے کافر آپؐ سے ناراض ہوگئے اور آپؐ کو اور دوسرے مسلمانوں کو بہت تکلیفیں دینی شروع کر دیں۔

آخرکار آپؐ مکّے سے ہجرت کر کے مدینہ منوّرہ چلے گئے۔ ہجری سال اسی وقت سے شروع ہوا۔ مدینہ منوّرہ پہنچنے کے بعد آپؐ کی کافروں سے کئی جنگیں ہوئیں اور آخرکار فتح اسلام کی ہوئی۔

آنحضرت مُحمّد مُصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ "ایک اللہ کی عبادت کرو، ماں باپ کی عزّت کرو۔ اپنے بڑوں کا ادب کرو اور چھوٹوں سے شفقت سے پیش آؤ۔ محلّے والوں سے اچھا سلوک کرو۔ جھوٹ نہ بولو۔ غریبوں، مسکینوں کی مدد کرو اور بھوکوں کو کھانا کھلاؤ۔"

ہمارے رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ آپؐ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کتاب نازل ہوئی اس کا نام "قرآن مجید" ہے۔

# مشق

(الف) نیچے دیئے ہوئے خانوں میں منتخب معلومات لکھیے:

| پیغمبر علیہ السلام کا نام | نازل ہوئی کتاب | اہم تعلیمات |
| --- | --- | --- |
| 1- | | |
| 2- | | |
| 3- | | |

(ب) چند جملوں میں بتائیے کہ نبیوں اور پیغمبروں کا اہم مشن کون سا تھا؟

(ج) سرگرمیاں

1- آپ اپنے الفاظ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی بیان کریں۔

2- اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو کیسے بچایا؟

3- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی ایک معجزہ اپنی کاپی میں لکھیں۔

4- پیراگراف نمبر 4 میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی تعلیمات دی گئیں ہیں۔ ان میں سے ہر ایک پر ہم کس طرح عمل کرتے ہیں۔

تیار کردہ: سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ بہ تعاون آغا خان یونیورسٹی، انسٹی ٹیوٹ فار ایجوکیشنل ڈویلپمنٹ، کراچی

منظور کردہ: وفاقی وزارت تعلیم (شعبۂ نصاب) اسلام آباد بطور واحد درسی کتاب برائے مدارس ضلع نوشہرو فیروز۔

قومی کمیٹی برائے جائزہ کتب نصاب کی تصحیح شدہ۔

## قومی ترانہ

پاک سَر زمین شاد باد    کِشورِ حسین شاد باد<br>
تُو نشانِ عزمِ عالی شان    اَرضِ پاکِستان<br>
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سرزمین کا نظام    قُوّتِ اُخُوّتِ عَوام<br>
قوم، مُلک، سَلطنت    پائندہ تابندہ باد<br>
شاد باد منزلِ مُراد

پرچمِ سِتارہ و ہلال    رہبرِ ترقّی و کمال<br>
ترجمانِ ماضی، شانِ حال    جانِ اِستقبال<br>
سایۂ خُدائے ذُوالجلال



سلسلہ وار نمبر 531    پبلشر کوڈ نمبر 104

| ماہ و سال اشاعت | ایڈیشن | تعداد | قیمت |
| --- | --- | --- | --- |
| اپریل 2012 | اول | 1500 | مفت |